داڑھی کے مسائل

کتاب وسنت کی روشنی میں

مولانا مختار احمد ندویؒ

دار العلم ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر واشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

مولانا مختار احمد ندویؒ

ناشر

دار العلم ممبئی

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۰۷

نام کتاب	:	داڑھی کے مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں
مؤلف	:	مولانا مختار احمد ندویؒ
تعداد اشاعت (بارسوم)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۱ء
طابع	:	محمد اکرم مختار
ناشر	:	دارالعلم، ممبئی
قیمت	:	۴۵؍روپے

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel,: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co in
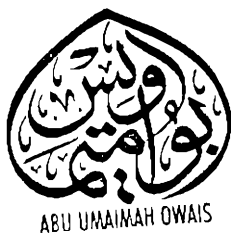
داڑھی کے مسائل

کتاب و سنت کی روشنی میں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرض حال

یہ داڑھی کے بارے میں چھوٹا سا رسالہ غیور مسلمانوں کے مطالعہ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ ممکن ہے کچھ لوگ کہیں۔ دنیا چاند پر گئی زمانہ ترقی کرتے کرتے مصنوعی انسان بنانے لگا۔ یہود و نصاریٰ اپنی مصنوعات۔ سائنسی ایجادات۔ اور سیاسی تجربات سے ساری دنیا اور خاص طور پر اسلامی دنیا پر چھا گئے۔

ضرورت تو یہ تھی کہ مسلمانوں کو عصر حاضر کے تقاضے یاد دلائے جاتے۔ مسلمان بچوں کو ثریا پر بھیجنے کی ترکیب سوچی جاتی۔ مسجد اقصیٰ کو یہودیوں سے آزاد کرانے کی ترغیب دلائی جاتی۔ بابری مسجد کی جدید تعمیر پر قوم کو تیار کرایا جاتا منتشر مسلمانوں کو متحد کیا جاتا مسلمانوں کی سیاسی قوت کو اکٹھا کیا جاتا۔ مسلمانوں کو ہندوستان میں علم و ہنر سکھانے کی ترغیب دلائی جاتی تو سمجھ میں آتا کہ آج کے مولانا لوگ بھی زمانے کی نبض پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ کیا کہ داڑھی بڑھاؤ مونچھیں چھوٹی کرو۔ یہ بھی کوئی نعرہ ہوا۔ بے وقت کی راگنی۔ الٹی گنگا بہانے کی ناکام کوشش۔ آج مسلمانوں کی اکثریت داڑھی منڈاتی ہے۔ علماء جہلاء زعماء۔ ادباء شعراء سب ایک رنگ میں رنگ چکے ہیں داڑھی منڈانے والوں کا ساری دنیا پر غلبہ ہے۔ آپ کی بات کون سنے گا؟

لیکن اس کے باوجود۔ راقم الحروف اس بات پر ایمان رکھتا ہے۔ کہ اللہ کا دین حق ہے،

چاہے اس کو کوئی نہ مانے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی ہر مسلمان کا فرض ہے چاہے کوئی مسلمان نہ مانے۔ دین اپنی تمام ظاہری اور باطنی صورتوں کے ساتھ دنیا میں قیامت تک بالکل ویسا ہی رہے گا جیسا شروع ہوا تھا۔ کسی کے عمل کرنے سے دین بڑھے گا نہیں اور سب کے چھوڑ دینے سے بھی بال برابر گھٹے گا نہیں۔ اللہ کا دین لوگوں کے عمل اور ترک کا محتاج نہیں۔

اسلام دنیا کا نجات دہندہ دین ہے اس کی تعلیمات میں ویسا ہی نفع اور فائدہ ہے جیسا عہد نبوی میں تھا۔ اور آج بھی دنیا کو حقیقی سکون اور چین صرف اسلام ہی کی تعلیمات سے مل سکتا ہے۔

داڑھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت ہے۔ ساری دنیا گھوم پھر کر داڑھی رکھنے پر مجبور ہے۔ الحمدللہ مسلمان نوجوانوں میں اب داڑھی کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے اور جن کے دلوں میں فطرت سے محبت اور اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا شوق ہے وہ دنیا اور اس کے رنگ بدلتی صورت نہیں دیکھتے۔ اسلام اور اس کی حقانی تعلیمات اور اس کی فطری تاثرات پر عمل کرتے ہیں اور انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ اس رسالے کو پڑھ کر ہزاروں مسلمان داڑھی رکھنے کی توفیق پائیں گے۔ ایسے سب خوش نصیب حضرات سے ہماری دعا ہے کہ وہ کتاب پڑھ کر اپنی دعاؤں میں مجھ کو یاد رکھیں گے۔

والسلام علیکم

مختار احمد ندوی

۸ شوال المکرم ۱۴۱۴ھ

۲۰ مارچ ۱۹۹۴ء

فہرست

داڑھی کا خوف

آج دنیا کے اعصاب پر اسلام سوار ہے آج کی مادہ پرست دنیا اسلام کی روحانی طاقت سے مغلوب بھی ہے۔ اور مرعوب و خوفزدہ بھی، اسے ہر طرف اسلام کا نور چمکتا دکھائی دے رہا ہے جس کی ضیا پاش کرنوں سے منکرین اور ملحدین اور مادہ پرستوں کی آنکھیں خیرہ ہوتی جارہی ہیں۔ اور وہ اسلام کے اس بڑھتے ہوئے نور کو مٹانے کی ناکام کوشش کر کے تھک چکے ہیں، لیکن اللہ کا نور ہے کہ چمکتا اور بڑھتا ہی جارہا ہے، سچ ہے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ۔ (الصف : ٨)

لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونک مار کر بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہونچا کر رہے گا گو کافر کیسے ہی ناخوش ہوں

اسلامی بیداری کی لہر

اور اسلام کا یہ نور ساری دنیا پر چھاتا جا رہا ہے اور اسلام ایک انقلابی نعرہ بن کر ہر طرف گونج رہا ہے، اور اسلامی بیداری کی لہر سے سارا عالم کانپ رہا

ہے، براعظم افریقہ ہو یا ریاستہائے متحدہ امریکہ، روسی استعمار سے آزاد شدہ مسلم ریاستیں ہوں یا یورپ کی مسیحی دنیا، یا ایشیا کے تمام چھوٹے بڑے ممالک، غرض کائنات ارضی پر آباد انسانی دنیا میں اسلام ایک تہذیب اور روحانی طاقت بن کر ابھر رہا ہے جو اسلام دشمن طاقتوں کے لئے ایک چیلنج سے کم نہیں۔

اسلام کے خلاف متحدہ محاذ

جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام کے اس بڑھتے ہوئے طوفان کو روکنے کے لئے کفر کی تمام طاقتیں متحد ہو کر اسلام اور اس کے فدائیوں پر حملہ کر چکی ہیں۔ اور اپنی طاقتوں کو سمیٹ کر اسلام کو نرغے میں لینے کی تدبیر سوچ رہی ہیں، اسلام اور جاہلیت کا یہ باہمی معرکہ پہلے بھی تھا لیکن اب یہ علمی، فکری، تہذیبی اور سیاسی و اقتصادی ہر محاذ پر منظم اور منصوبہ بند طریقے پر لڑا جا رہا ہے، اور اسلام کی حقیقی صورت کو مسخ کرنے کی ہر ممکن تدبیر کی جا رہی ہے۔ مثلاً

۱۔ یہ پروپیگنڈہ کہ اسلام ایک خونی اور دہشت پسند دین ہے اور انسانی جان کی اس کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔

۲۔ اسلام کے تعزیری قوانین، قاتل کو قتل، زانی کو سنگسار اور چور کے ہاتھ کاٹنا، حیوانیت اور بربریت کی نشانی ہے۔

۳۔ بیک وقت چار بیویاں رکھنا، اور عورتوں کو سخت پردے اور کالے برقع میں ڈھانپ کر رکھنا۔ اور بیک وقت ان کو تین طلاق دے کر گھر سے نکال دینا۔

۴۔ مردوں کے چہرے پر گھنی داڑھیاں رکھنا اور سپیروں اور مداریوں کی شکل کو اسلامی شکل وصورت قرار دینا وغیرہ۔

داڑھی کے خلاف نفرت کا طوفان

یہ اور اس قسم کے دوسرے بہت سے چھوٹے پروپیگنڈے ہیں جو اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ غیر مسلموں کو تو چھوڑئیے خود دین سے نا آشنا رواجی اور خاندانی مسلمان بھی اس مکروہ پروپیگنڈے کا شکار ہو کر اسلام اور اسکی تہذیب و تعلیم سے متنفر اور دور ہوتے جا رہے ہیں جس کا مشاہدہ مسلم سماج میں اور خاص طور پر مسلم ممالک میں کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلے کی ایک عام، لیکن اسلام کی نہایت اہم تہذیبی اور امتیازی خصوصیت جس سے ایک مسلم کی شخصیت کا اظہار ہوتا ہے یعنی" داڑھی" کا ذکر ہم خاص طور پر کرنا چاہتے ہیں جو اس مخالف اسلام لہر اور فتنہ وفساد کے زمانے میں بحث ونزاع کا خاص موضوع بن گئی ہے، کچھ لوگ ازراہ مذاق کہتے ہیں کہ

"داڑھی اسلام میں ہے۔ لیکن داڑھی میں اسلام نہیں ہے"

کچھ لوگ داڑھی کے بارے میں اتنی شدّت اختیار کرتے ہیں۔ کہ اسے کفر و اسلام کے درمیان حدفاصل سمجھتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اسے اتنی بے وقعت اور غیر اہم سمجھتے ہیں جیسے سر کا بال اور انگلیوں کا ناخن کہ جب چاہا کاٹ کر پھینک دیا اور جب تک چاہا چھوڑے رکھا۔

عالم اسلام میں داڑھی کا حشر

بدقسمتی سے داڑھی کے بارے میں یہی خیال عوام الناس بلکہ خواص میں بھی عام ہو گیا ہے، اور پورا عالم اسلام داڑھی منڈانے کے اس مرض میں مبتلا ہو گیا ہے۔ خاص طور پر مصر، بیروت، شام، لیبیا، الجزائر، ترکی، ایشیائی ممالک، انڈونیشیا، پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان اور خلیجی ممالک ہیں۔ یہ بیماری وبائے عام کی صورت اختیار کر گئی ہے فوج، پولس اور سرکاری ملازمین اور حکومت کے اعلیٰ عہدہ دار، اونچے تعلیم یافتہ حضرات وکلاء، ڈاکٹرس، پروفیسرس، شعراء، ادباء، سیاسی لیڈران عام طور پر داڑھی منڈاتے ہیں۔

بعض اسلامی ممالک میں تو بڑے بڑے قابل احترام مذہبی مناصب پر فائز علمائے کرام، حدیث و تفسیر کے فن میں ممتاز حیثیت کے مالک، مفتی

ومحدث، فقیہ ومجتہد حتیٰ کہ مساجد کے خطیب اور ائمہ کرام حضرات بھی بالکل چکنے کٹے مونچھ اور داڑھی سے صفا چٹ چہروں کے ساتھ منبر و محراب پر فائز ہوتے ہیں۔

یہ حضرات علوم شریعت کے حامل، داعی، معلم اور مرشد ہیں، امت میں روحانی پیشوا اور مذہبی قائد مانے جاتے ہیں، مسلمانوں کا سوادِ اعظم ان کی مذہبی پیروی کرتا ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی عامۃ المسلمین میں داڑھی منڈانے کا مرض عام ہوگیا ہے، اور نوبت یہاں تک پہونچ چکی ہے کہ داڑھی رکھنے والوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ داڑھی منڈے مسلمانوں کی اکثریت میں اکا دکا داڑھی رکھنے والوں کو اجنبی سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ اسے بے تکے پن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور داڑھی رکھنے کے مقابلے میں داڑھی منڈانے کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔

بلکہ اب داڑھی کو رجعت پسندی، مذہبی کٹرپن، بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کرے بیوقوفی اور حماقت کی علامت سمجھا جاتا ہے اور یہ بات تو اب عام ہو چکی ہے۔ کہ داڑھی منڈانا عیب نہیں سمجھا جاتا۔ اور داڑھی کو ایک پرسنل اور ذاتی و شخصی مسئلہ سمجھ لیا گیا ہے۔ جو محض ذاتی پسند اور فرد کا پرائیوٹ مسئلہ بن چکا ہے، جس کا دین و شریعت سے کچھ تعلق نہیں اور جو لوگ اس مسئلے کو اچھالتے ہیں۔ اور داڑھی کو شریعت اسلامیہ کا اہم جزء قرار دیتے ہیں۔ لوگ انہیں "بے وقت کی راگنی" الاپنے کا الزام دیتے ہیں اور آج کی سائنسی ترقی پذیر دنیا میں داڑھی پسند لوگوں کو جاہل اور رجعت پسند سمجھتے ہیں اور نہایت حقارت سے ان کی

نصیحتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں۔

ان مایوس کن حالات میں ''ادارہ الدار السلفیہ'' کا داڑھی کے موضوع پر کسی کتاب کا شائع کرنا بڑی جسارت، بلکہ الحاد اور بے دینی اور اسلام بیزاری کے اس طوفان کو تنکوں سے روکنے کے برابر تصور کیا جائے گا۔ اور شاید کتنے لوگ اسے ''نقار خانے میں طوطی کی آواز'' سمجھیں، لیکن بقول اقبال

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

اسلام وقت اور زمانے کی قید اور حد بندیوں سے بلند ہے اس کی ہر چھوٹی بڑی تعلیم ہر دور میں یکساں اہم اور مفید ہے۔ اور عوام کو ''اسلام کامل'' کی دعوت دینا اور انہیں دین میں مکمل طور پر داخل ہونے کی تلقین کرنا ہر دور کے غیور مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔

موجودہ دور میں داڑھی کی اہمیت

آج کل جب کہ بعض ممالک خصوصاً ہندوستان میں داڑھی رکھنا فریضہ جہاد کی ادائیگی سے کم نہیں، ایک داڑھی والا شرعی شکل و صورت کا مالک مسلمان یقیناً مجاہد اور بہادر انسان ہے کیونکہ وہ اپنی داڑھی کی وجہ سے

ہر جگہ ممتاز اور سب میں مرد مسلماں کی حیثیت سے پہچانا جائے گا۔ فتنہ و فساد کے زمانے میں جب کہ لوگ چھپ چھپا کر سفر کرتے ہیں، غریب داڑھی والا مسلمان خواہ ریل میں سفر کر رہا ہو یا بس میں، بازار میں ہو یا سرکاری دفاتر میں ہر جگہ مسلمان کی حیثیت سے جانا پہچانا جائے گا۔ اس کی داڑھی اسلام دشمن لوگوں کو ہر وقت چیلنج کرتی رہے گی، ایسی حالت میں ایک مسلمان کا داڑھی رکھنا یقیناً قوت ایمانی اور جرأت و غیرت کی بات ہے۔

بمبئی کے حالیہ فسادات جنوری ۹۲ء میں بہت سے لوگوں نے داڑھیاں مونڈلی تھیں۔ اور اپنی اسلامی شکل و صورت بدل ڈالی تھی لیکن ایسے کمزور ایمان والے لوگ بھی دشمنوں کے حملے سے بچ نہیں سکے۔ اس وقت غیر مسلموں نے داڑھی منڈے مسلمانوں کو پہچاننے کا یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ وہ ایسے لوگوں کو "السلام علیکم" کہہ کر مخاطب کرتے تھے اور "وعلیکم السلام" کا جواب پاتے ہی حملہ کر دیتے تھے۔ اور صاف کہتے تھے کہ تم داڑھی منڈا کر اور اپنی مذہبی شکل و صورت بدل کر ہم سے بچ نہیں سکتے

ایسے لوگ بے یار و مددگار ہو کر بڑی بے بسی سے مار کھاتے تھے کیونکہ انصاف پسند عوام انہیں غیر مسلم سمجھ کر اور آپسی جھگڑا جان کر گزر جاتے تھے لیکن ایسا بہت ہوا ہے کہ ڈاڑھی والے مسلمانوں پر جب حملہ ہوا ہے۔ تو رحم دل اور انصاف پسند غیر مسلموں نے ان کی

بھرپور مدد کی ہے اور انہیں گھر تک پہونچایا ہے۔ بلاشبہ ایسے دور میں داڑھی رکھنا اور داڑھی کی قیمت چکانا آسان کام نہیں خصوصاً وہ لوگ جو غیر مسلم بستیوں میں اکا دکا آباد ہیں اور فضا گرم ہونے پر انہیں دوا علاج کے لئے بھی باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے۔ پھر بھی جن لوگوں نے اپنی اسلامی شناخت باقی رکھی اور محض اپنے دین ... کی خاطر اپنی شکل وصورت اسلامی بنائے رکھی یقیناً وہ دس گنا اجر کے مالک اور ہتھیلی پر انگارا اٹھائے رکھنے کے برابر ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی صاحب ایمان غیرت مند مسلمانوں کی بابت فرمایا ہے۔

یاتی علی الناس	ایسا بھی وقت آئے گا
زمان الصابر فیھم	جب دین پر سختی سے عمل کرنے والا
علی دینہ کالقابض علی	ہاتھ پہ آگ کا انگڑا اٹھانے والے
الجمر. (الترمذی: ٤/٥٢٧)	کے برابر ہوگا

داڑھی کے بارے میں ایک ایمانی جائزہ

آج مسلمانوں میں داڑھی منڈانے کا عام رواج ہوگیا ہے جب کہ یہ اسلام کا شعار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اگر داڑھی منڈانے والے ان مسلمانوں سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے اور اسلام سے اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کرنے کیلئے داڑھی منڈانا چھوڑ دیں۔ اور اپنی داڑھیاں بڑھا کر اپنے سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں تو ہمیں شبہ ہے کہ شاید داڑھی منڈانے والے مسلمانوں کی اکثریت اس حکم پر عمل کرنے سے انکار کر دے گی، کیونکہ داڑھی منڈانے اور چہرہ صاف کرنے کی عادت ان کے دلوں میں پوری طرح پیوست ہو چکی ہے اور وہ کسی طرح اسکو چھوڑنے پر تیار نہیں ہوں گے۔

اس معمولی اور مختصر سے جائزے سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ عام مسلمانوں میں ایمانی غیرت اور سنت رسول سے کتنی محبت باقی رہ گئی ہے، تو بھلا وہ پورے دین پر کہاں تک جمے رہ سکتے ہیں۔

داڑھی کی حقیقت اور اہمیت

بہرحال حالات کے بدلنے سے دین نہیں بدل سکتا اور اکثریت کی بے عملی سے وہ چیز جائز نہیں ہو سکتی حق حق ہے چاہے کتنے ہی کم لوگ اس پر عمل کریں۔ اور باطل باطل ہے چاہے کتنے ہی کثرت سے لوگ اس پر عمل کریں۔ داڑھی اسلام کا ایک شعار ہے جس کی تعظیم تقوٰی کی علامت ہے اللہ نے فرمایا:۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (الحج : ۳۲)

اور جو اللہ کی یادگار کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہوتا ہے۔

یقیناً مسلمان کی داڑھی اللہ کی محبت کی یادگار اور تقویٰ کی نشانی ہے۔ دل میں جس قدر اللہ کی عظمت اور اسکے رسول کی محبت ہوگی اسی قدر اللہ کی نشانیوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے عملی لگاؤ ہوگا۔ داڑھی منڈا کر آدمی اللہ اور اسکے رسول کی محبت کا دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔

داڑھی سنت رسول ہے تو جس کو رسول کی سنت پسند نہیں اسے رسول کی شریعت کیسے پسند ہو سکتی ہے۔؟

داڑھی شجرۂ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑ زمین کے اندر خوب گہری ہوتی ہے۔ اور باہر شاخ پھول اور پتیوں سے لدا رہتا ہے۔ اسی طرح ایمان دل کے اندر پیوست رہتا ہے اور باہر داڑھی کی شکل میں شاخ اور پتیوں سے ہرا بھرا رہتا ہے جس نے چہرے سے داڑھی صاف کی اس نے دل کے اندر سے ایمان صاف کرلیا۔

داڑھی مسلمان کی امتیازی شان ہے جس نے اس شان اور عظمت کو باقی رکھا اس نے اسلام کی عظمت اور شان کو باقی رکھا، اور جس نے اس شان کو مٹایا اس نے اسلام کی شان و عظمت کو مٹایا۔

داڑھی انسان کا حسن وجمال ہے

داڑھی قدرت کا عطیہ ہے جو انسانوں کے لیے مردانگی کی علامت اور اس کے سراپا کے لیے حسن وجمال ہے۔ اللہ نے مردوں اور عورتوں کو اور نر اور مادہ کو اسکی فطرت کے مطابق شکل وصورت عطا کی ہے مادہ کو سبک اور لطیف بنایا ہے۔ اس کے چہرے کو بالوں کی کثافت سے پاک رکھ کر اس میں جنسی کشش اور فطری لطافت پیدا کر دی ہے۔ اس کے برعکس مرد اور نر کو بارعب اور حاکمانہ سطوت عطا کی ہے شیر کو ایال عطا کی اور شیرنی کو چہرے کی لطافت بخشی، اسی طرح عورت کو حسین ولطیف نازک چہرہ عطا کیا۔ اور مرد کو مونچھ اور داڑھی کا مردانہ امتیاز بخشا، ان دونوں جنسوں کا حقیقی حسن وجمال ان کی حقیقی شکل وصورت میں پوشیدہ ہے، عورتوں کی زلفیں اور مردوں کی داڑھیاں ایک ایک جنس کی علامت ہیں۔ جو لوگ ان شکلوں کو بدلتے ہیں وہ قدرتی تخلیق میں تبدیلی کر کے اپنی فطرت سے بغاوت کرتے ہیں۔

داڑھی بڑھانا اور مونچھ چھوٹی رکھنا انسانی فطرت ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عشرة من الفطرة، قص الشارب، وإعفاء اللحية، والسواك، واستنشاق الماء، وقص الأظفار، وغسل البراجم، ونتف الإبط، وحلق العانة، وانتقاص الماء والمضمضة (مسلم: ۱/۱۲۳)	دس باتیں انسانی فطرت میں شامل ہیں، مونچھ چھوٹی کرنا۔ اور داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔ تمام جوڑوں کا دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، استنجا کرنا، اور کلی کرنا۔

اس فرمان نبوی سے معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا اور مونچھیں چھوٹی رکھنا اسلامی فطرت ہے۔ اور انسان اسی فطرت پر پیدا ہوا ہے اور اسی فطرت پر عمل کرنا دین قیم ہے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا، فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ، ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ، وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. (الروم: ۳۰)	تم یکسو ہو کر اپنے چہرے کو دین کی طرف پھیر دو اور اللہ کی فطرت کو اختیار کرو جس پر اللہ نے سب کو پیدا کیا ہے اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ اللہ نے جس فطرت پر انسانوں کو پیدا کیا ہے اس پر سختی سے قائم رہنا چاہیے، اور فطرت الٰہی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرنی چاہیئے اللہ کی فطرت پر چلنا ہی اللہ کا سچا دین ہے۔

اور جیسا کہ مسلم شریف کی صحیح حدیث میں گذرا کہ داڑھی انسان کی فطرت میں شامل ہے اس لئے اسے دین فطرت کا ایک جز سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنا ہر صحیح الفطرت انسان کا فرض ہے۔

داڑھی رکھنا تمام سچّے انسانوں کا عمل رہا ہے

داڑھی رکھنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور انسانی تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کے تمام سچے اللہ کے بندے فطرت الٰہی پر قائم تھے، انبیاء، شہداء، صدیقین اور صالحین امت سب کے سب داڑھی رکھنے والے اور اللہ کی پیدا کردہ فطرت وجبلت پر قائم تھے، جن کی حق اور سچائی کی راہ پر چلنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے، ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع کر کے بنی اسرائیل کے تمام مشہور انبیاء کا ذکر فرما کر ان سب کی بتائی ہوئی راہ ہدایت اور سنت رسالت پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔ ارشاد ہے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنٰهَا
اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ
مَّنْ نَّشَآءُ
اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ
عَلِيْمٌ، وَوَهَبْنَا
لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا
هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ
وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ
وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِى
الْمُحْسِنِيْنَ، وَزَكَرِيَّا
وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى
وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ
الصّٰلِحِيْنَ، وَاِسْمٰعِيْلَ

اور یہ ہماری حجت تھی جو ہم نے
ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلے
میں دی تھی، ہم جس کو چاہتے
ہیں۔ مرتبوں میں بڑھا دیتے
ہیں بے شک آپ کا رب بڑا حکمت
والا بڑا علم والا ہے۔ اور ہم نے ان کو
ایک بیٹا اسحاق اور ایک پوتا
یعقوب دیا ہر ایک کو ہم نے راہ
حق کی ہدایت دی اور ابراہیم سے
پہلے زمانہ میں ہم نے نوح کو
ہدایت کی اور ان ابراہیم کی اولاد
میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور
ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو
اور ہارون کو اور اسی طرح ہم نیک
کام کرنے والوں کو جزائے خیر دیا
کرتے ہیں اور زکریا کو اور یحییٰ کو
اور عیسیٰ کو اور الیاس کو اور یہ سب

وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا
وَكُلًّا فَضَّلْنَا
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ، وَمِنْ
اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ
وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ، ذٰلِكَ
هُدَى اللّٰهِ
يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ. اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ فَاِنْ يَّكْفُرْ
بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ

صالح لوگوں میں سے تھے ،
اور اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس
کو اور لوط کو اور ان میں سے ہر ایک
کو ان زمانوں والوں پر ہم
نے فضیلت دی اور ان کے
کچھ باپ دادوں کو اور کچھ اولاد کو اور
کچھ بھائیوں کو اور ہم نے ان سب
کو مقبول بنایا اور ہم نے ان سب
کو سیدھے راستے کی ہدایت کی، اور یہ
اللہ کی ہدایت ہے اور یہی دین ہے اپنے
بندوں میں جس کو چاہے اس کی
ہدایت کرتا ہے۔ اور اگر فرض کرو یہ
حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ
یہ اعمال کیا کرتے تھے. ان سے
سب اکارت ہو جاتے یہ ایسے تھے کہ ہم
نے ان سب کو کتاب اور حکمت کے
علوم اور نبوت عطا کی تھی تو اگر یہ لوگ

وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ، اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ. (سورة الأنعام : ٨٤، ٩١)	نبوت کا انکار کریں تو ہم نے اس کے لئے بہت سے ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں۔ یہ سب حضرات ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے راہ حق پر چلایا تھا تو آپ بھی انہیں کے طریقے پر چلیئے۔

یہ انبیائے کرام کی مقدس جماعت کا ذکر ہے جو دنیا میں سب سے مقدس، متقی اور اللہ کے محبوب بندے تھے ان میں سب کے سب حضرات داڑھی اور مونچھ والے تھے اور انہیں کی سیرت اور شریعت کی ان کے زمانے والوں نے اقتدا کی تھی، اور خاتم الانبیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی انھیں سابقہ پیشوایان کی راہ حق و عمل پر چلنے کا حکم دیا جارہا ہے۔

رہی یہ بات کی ان حضرات کی داڑھیاں تھیں یا نہیں تو اس کا ذکر بھی حضرت موسیٰ اور ہارون کے واقعے میں ملتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب حکم الٰہی سے کوہ طور پر تشریف لے گئے اور حضرت ہارون کو بنی اسرائیل کی رہنمائی کے لئے چھوڑ گئے تھے۔ تو اسی مدت میں سامری نے بچھڑا بنا کر سب کو گوسالہ پرستی کا عادی بنا دیا۔ حضرت ہارون ہر چند کہ ان کو منع کرتے رہے

لیکن یہ حضرت موسیٰ کے آنے کا بہانہ کر کے ٹالتے رہے اور جب حضرت موسیٰ تشریف لائے اور بنی اسرائیل کو بت پرستی میں مبتلا پایا تو غصے سے بے قابو ہوکر حضرت ہارون کی داڑھی اور سر کا بال پکڑ لیا اور انھیں تنبیہ فرمانے لگے۔ تو حضرت ہارون نے عرض کیا۔

قَالَ يَا بْنَؤُمَّ لَاتَأْخُذْ	ہارون نے کہا اے میرے ماں
بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَأْسِيْ	جائے تم میری داڑھی نہ پکڑو
إِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تَقُوْلَ	اور نہ سر کے بال پکڑو مجھے یہ اندیشہ
فَرَّقْتَ بَيْنَ	ہوا کہ کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل
بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ	کے درمیان تفریق ڈال دی
قَوْلِيْ. (طه : ٩٤)	اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا۔

انبیائے سابقین کے اس تفصیلی ذکر سے اتنا ثبوت ملا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے چہرے پر داڑھی تھی اور اتنی لمبی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا جس سے معلوم ہوا کہ داڑھی انبیائے سابقین کی سنت رہی ہے۔ اور یہ اللہ کے تمام محبوب بندوں کا شعار رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان تمام پیشوایان امت کی اقتدا کا ہم سب کو حکم دیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی خوب گھنی تھی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک خوب گھنی اور لمبی تھی اور آپ نے اسے بغیر کسی چھیڑ چھاڑ کے مطلق چھوڑ رکھا تھا۔ اور دائیں بائیں اور نیچے کہیں سے بھی کترتے نہیں تھے، صحیح مسلم میں ہے۔

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسم قد شمط مقدم رأسه ولحيته وكان إذا ادهن لم يتبين وإذا شعث رأسه تبين وكان كثير شعر اللحية.

(مسلم: ۱۸۲۲/٤)

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے بال اور داڑھی میں سفید بال اگنا شروع ہو گئے تھے، اور جب آپ تیل استعمال کرتے تو ظاہر نہیں ہوتا اور جب بال پراگندہ ہوتے تو معلوم ہونے لگتا اور آپ کے داڑھی کے بال بہت کثیر تھے۔

اور شمائل ترمذی میں ابن ابی ہالہؓ سے مروی ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرما رہے تھے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كث اللحية.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوب گھنی داڑھی والے تھے۔

اور "الوفا باحوال المصطفیٰ" میں ابن جوزیؒ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے ذکر میں فرمایا:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم اللحیة.	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی داڑھی والے تھے۔

نیز بخاری اور ابو داؤد میں ہے کہ ابو معمر نے حضرت خبابؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں پڑھتے تھے۔ تو انھوں نے کہا "ہاں" ہم نے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ تو انہوں نے کہا آپ کی داڑھی کی حرکت کرنے سے۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی داڑھی اتنی بڑی تھی کہ لب ہلنے سے حرکت کرتی تھی، اسی طرح مشکوٰۃ میں ابو داؤد کے حوالہ سے حضرت انسؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ہتھیلی میں پانی لے کر داڑھی میں ڈالتے اور ٹھوڑی کا خلال کیا کرتے تھے۔

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی خوب گھنی تھی خوب لمبی اور بڑی تھی جو بولتے وقت ہلتی تھی جس سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ داڑھی لمبی رکھنا سنت رسول ہے اور سنت رسول پر عمل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ اور رسول جو کچھ تم کو دیں اس کو

وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا. (الحشر : ۷)
اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔

داڑھی کی شرعی حیثیت

داڑھی بڑھانا واجب ہے،

آج مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی داڑھی رکھتے ہیں خاص طور پر سکھ، یہودی، عیسائی، سادھو، یہ سبھی لوگ لمبی داڑھیاں رکھتے ہیں، لہٰذا مسلمانوں کی داڑھی کی خصوصیت کیا رہ گئی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ سب لوگ عام طور پر داڑھی رسم و رواج یا فیشن کے لئے رکھتے ہیں جب کہ ہم مسلمانوں کے لئے داڑھی رکھنے کا شرعی حکم ہے داڑھی رکھنا شریعت محمدی کا قانون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے فرمایا:

أنهكو الشوارب وأعفوا اللحی. مونچھیں کتر دو اور داڑھیاں بڑھاؤ

اور ابو داؤد کی روایت ہے۔

جزو الشوارب وأرخوا اللحی وخالفوا المجوس. مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔

أمـــــــــرنا بإعفـــــاء اللحيـــــــة.	آپ نے ہمیں داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

حکم نبوی سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔جس پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے اور عمل نہ کرنے سے گناہ ہوگا اور چھوڑنے والے کو سزا دی جائے گی۔ اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کے حکم سے یہ ثابت ہوا کہ داڑھی منڈانا حکم نبوی کی صریح مخالفت ہے اور حکم نبوی کی مخالفت کرنے والا منکر رسول ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔

كل أمتـي يدخلـون الجنـة إلا مـن أبـى، قـالوا: يـا رســـول ا الله! ومـن يـابى؟ قال: من اطاعني دخـل الجنة ومن عصاني فقد أبى.	میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے سوائے ان کے جو انکار کرے، پوچھا گیا یا رسول اللہ! انکار کس نے کیا، فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

(رواه البخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کے بارے میں "اعفوا" کا لفظ فرمایا ہے۔یعنی داڑھی سے چھیڑ چھاڑ مت کرو۔ اسے پوری بڑھنے دو، کہیں سے کاٹ چھانٹ مت کرو کیونکہ "اعفا" کا مطلب ہوتا ہے پوری طرح چھوڑ

دینا، لفظ چھوڑ دینے کا ایک مفہوم یہ نکلتا ہے کہ اسے ہرگز نہ مونڈو، نہ کترو، نہ نوچو بالکل اپنے فطری حال پر چھوڑ دو، چھوڑ دینے کے حکم سے نہ کاٹنے کا حکم خود بخود سمجھ میں آجاتا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کی ہوئی چیزوں سے کلی طور پر بچنا ہر مومن کا ایمانی فرض ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

وما نهيتكم عنه فانتهوا. جس بات سے میں نے تم کو منع کیا اس سے رک جاؤ۔ (مسلم)

لہذا جو لوگ پوری داڑھی میں سے کچھ کم کرتے ہیں۔ یا نصف رخساروں کو استرے سے صاف کرتے ہیں یا صرف ٹھڈی پر تھوڑی داڑھی رکھتے ہیں۔ یا پوری داڑھی مشین سے چھوٹی کرا لیتے ہیں یا فرنچ کٹ رکھتے ہیں۔ ان تمام صورتوں میں حکم رسولؐ اعفوا اللحیٰ داڑھی بڑھاؤ کے صراحتاً خلاف ہے۔

داڑھی اپنی طبیعت اور پسند سے نہیں بلکہ اتباع سنت کے جذبے سے نمونہ رسولؐ کے مطابق رکھی جائے گی۔ تو اللہ کے نزدیک مقبول ہو گی ورنہ طریقہ رسولؐ کی مخالفت کی وجہ سے گناہ اور سزا کے مستحق ہوں گے۔

داڑھی منڈانا سنّت رسول سے انکار کرنا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من رغب عن سنتی	جس نے میری سنت سے منہ موڑا
فلیس منی. (رواه البخاری)	وہ میری امت میں نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سنّت رسول کی مخالفت کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرمائی ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ	جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت
يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ	کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا
تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ	چاہیئے کہ ان پر دنیا میں کوئی آفت
يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ	نہ آپڑے یا ان پر آخرت میں کوئی
اَلِيْمٌ (النور:٦٣)	دردناک عذاب نازل نہ ہوجائے۔

یہ تنبیہ ان سب کی مخالفت کرتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے فتنہ وعذاب میں مبتلا کئے جانے کے مستحق ہیں۔ اللہ نے اپنے رسول کو امّت کے لئے "اسوہ" نمونہ عمل بنایا ہے۔ اور یہ نمونہ اللہ کی مرضی کی نشانی ہے ان پر عمل کرنے سے اللہ راضی ہے اور نہ عمل کرنے سے اللہ ناراض ہے کیونکہ رسول کا حکم وعمل اللہ کا حکم ہے اللہ کا ارشاد ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ	جس نے رسول کی اطاعت کی

أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا. (النسآء : ٨٠)	اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو ان کا نگران کر کے نہیں بھیجا۔

نیز فرمایا:-

لقد كان لكم فى رسول الله أسوة حسنة.	بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

نیز پہلے یہ حدیث بھی گزر چکی ہے کہ آپ نے فرمایا:-

من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد أبی. (بخاری)	جس نے میرے کہنے پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میری رسالت و سنّت سے انکار کیا۔

داڑھی رکھنا سنّت رسول ﷺ ہے

کچھ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ داڑھی سنن الفطرۃ میں شامل ہے۔ اور اس کا تعلق انسانی عادات و خصائل میں سے ہے۔ جیسے ناخن کاٹنا، موئے زیر ناف لینا وغیرہ اور اس کا مذہب اور شریعت سے تعلق

نہیں اس لئے اس مسئلے پر سختی کرنا اور مذہب اور شریعت کے نام سے اس پر عمل کرانا صحیح نہیں ہے۔

شریعت اسلامیہ میں شیطان کے گھسنے کا یہی وہ چور دروازہ ہے۔ جہاں سے ابلیس نے قیاس اور ذاتی تنگ بندی کے ذریعہ عوام اور خواص کو گمراہ کیا اور مسلمانوں کی بڑی تعداد کو داڑھی منڈا کر سنت رسول سے ہٹایا۔

یہ صحیح ہے کہ داڑھی بڑھانا اور ناخن کٹوانا انسانی فطرت میں سے ہے لیکن جب انسان کی ان فطری باتوں کو اللہ تعالیٰ نے دین قرار دے کر شریعت محمدی کا جز بنا دیا تو اب ان کی حیثیت صرف فطری عادات کی نہیں بلکہ سنت رسول کی ہوگئی ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفاً، فِطْرَتَ اللهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاس عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. (الروم: ۳۰)

تم یکسو ہو کر اپنے چہرے کو دین کی طرف پھیر دو اور اللہ کی فطرت کو اختیار کر و جس پر اللہ نے سب کو پیدا کیا ہے اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

جب یہ صحیح حدیث سے ثابت ہو چکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو داڑھی رکھنے کا حکم فرمایا اور خود بھی داڑھی رکھ کر امت کیلئے

عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ تو اب داڑھی کو فطرت انسانی کے بجائے سنت محمدی سمجھنا چاہیئے۔ اللہ کا ارشاد ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الاحزاب: ۲۱)

بے شک تمہارے لیئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

اللہ کی پیدا کردہ شکل و صورت پر قائم رہنا چاہیئے

اللہ نے مردوں اور عورتوں کو ان کی فطرت کے مطابق حسن و جمال عطا فرمایا ہے۔ مردوں کو حاکمانہ شکل و صورت عطا کی تاکہ وہ دنیا کا نظام سنبھال سکیں اور عورتوں کو نسوانی حسن و جمال عطا کیا تاکہ وہ مردوں کیلیے سکون و اطمینان کا ذریعہ بنیں، چنانچہ مردوں کو مردانگی کی علامت داڑھی عطا کی اور عورتوں کو نسوانی علامت چوٹی اور سینے کا حسن عطا کیا ہے اور سماجی زندگی میں ان کی شکل و صورت کے مطابق دونوں کو الگ الگ ذمہ داریاں عطا کیں، اور دونوں کی صورتیں الگ الگ بنائیں اور انہیں فطرت الٰہی قرار دیا اور ان میں ذرا بھی تبدیلی اور تغیر کو حرام قرار دیا، فرمایا:

فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي یہ اللہ کی فطرت ہے۔ جس پر اللہ

فَطَــــرَ النَّــاسَ عَلَيْهَــا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْــقِ اللّٰهِ. (الروم ۳۰)	نے سب کو پیدا کیا ہے اللہ کی پیدا کردہ اس فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں.

اس لیئے مرد کو مردانہ شکل وصورت میں رہنا چاہیئے اور عورت کو اپنی نسوانی شکل وصورت میں۔ نہ عورت کو مردانہ شکل اختیار کرنی چاہیے۔ نہ مرد کو زنانہ شکل یہ تبدیلی دونوں کیلئے حرام اور ممنوع ہے۔ اور اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں ممانعت فرمائی ہے

مردوں کیلئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

عــن عبــدا لله بــن عمــرو رضـیا لله عنـه قـال، سمعـت رسـول ا لله صلـیا لله عليـه وسلم يقول: ليس منـــا من تشبه بالرجال مـــن النســاء ولا مـــن تشـــبه بالنســاء من الرجال.	عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔" وہ مرد ہم میں سے نہیں جو عورتوں کی شکل وصورت ومشابہت اختیار کرے اور وہ عورت ہم میں سے نہیں جو مردانہ شکل وصورت اور مشابہت اختیار کرے۔
(أخرجه إمام أحمد: ۲/۲۰۰)	

اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجلة من النساء. (رواہ ابوداود)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردانہ شکل وصورت اختیار کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

آج کل جو مسلمان داڑھی منڈا کر عورتوں جیسا چہرہ بنا کر انگریزی زلفوں والے بال بڑھا کر پھولدار لباس پہن کر عورتوں کی طرح بن سنور کر رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم. (أخرجه البخاری: ۷/۵۵)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں سے مخنث لوگوں کو اور عورتوں میں مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی اور حکم دیا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ لباس، شکل وصورت، بات چیت، چال ڈھال میں مردوں کا عورتوں کی نکل کرنا اور عورتوں کا مردوں کی نقل کرنا حرام اور قابل لعنت فعل ہے۔ اور اس حقیقت کو سب تسلیم کرتے ہیں کہ داڑھی مونڈنا عورتوں کی مشابہت ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ عورت اور مرد کے درمیان امتیازی فرق داڑھی کی وجہ سے ہے، لیکن جب مرد

مونچھ داڑھی صاف کر دے تو اس کی مردانگی چھپ جاتی ہے اور اس کی شکل عورتوں کی طرح بن جاتی ہے اور اس کے چہرے کا وقار، وجاہت، رعب و دبدبہ اور تمام مردانہ ہیئت کذائی بدل جاتی ہے۔ اور یہ ایک طرح سے اللہ کی خلقت اور پیدائش کو بدل دینا ہے جس پر لعنت کی گئی ہے۔ اور یہ متفقہ طور پر حرام بھی ہے بلکہ شریعت میں ان تمام چیزوں کا استعمال حرام قرار دیا گیا ہے جن سے مرد عورت دکھائی دے اور عورت پر مرد ہونے کا شبہ ہو جیسے مردوں کے لئے مہدی لگانا، چوڑی پہننا، زنانہ کپڑے استعمال کرنا، اور عورتوں کے لئے مردانہ جوتے پہننا، بال چھوٹے کرانا، مردانہ لباس پہننا وغیرہ۔

داڑھی اللہ کی نعمت ہے، اسکی قدر کرنی چاہیے

اللہ تعالیٰ نے عورتوں اور مردوں کی جو فطری شکل وصورت بنائی ہے وہ اس کی قدرت کی کاریگری ہے جس کی اللہ نے خود تعریف کی ہے، فرمایا:

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ. (التغابن : ۳)

اور اللہ نے تمہاری صورت بنائی تو کتنی اچھی تمہاری صورت بنائی۔

نیز فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي

بے شک ہم نے انسان کو بہترین

أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. (التین : ٤) سانچے میں پیدا کیا۔

یعنی مردوں اور عورتوں کی حقیقی فطری شکل وصورت اللہ کے نزدیک نہایت خوبصورت اور قابل تعریف ہے۔ اللہ نے بنی آدم کی اس خلقت کو اپنی طرف سے قابل عزت قرار دیا ہے انسانوں کو اپنی فطری اور پیدائشی شکل وصورت پر زندگی گذارنا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ پیدا کرنا اللہ کی خلقت وکاریگری کی قدر دانی کرنا ہے لیکن اگر مرد داڑھی مونڈ کر زنانی شکل بنالیں۔ اور عورتیں مردانہ لباس پہن کر اپنی عورت پن بدل ڈالیں تو یہ اللہ کی نعمت کی ناقدری اور ناشکری ہے۔ اور قدرت کی اس شاہکار کاریگری کی اہانت اور تحقیر بھی ہے۔

داڑھی منڈانا کیوں حرام ہے؟

شریعت اسلامیہ میں داڑھی منڈانے کی ممانعت کی کئی وجوہات ہیں

۱۔ داڑھی مردوں کے لئے اللہ کی پسندیدہ نعمت ہے جس کی قدر کرنی چاہیئے اور اسے باقی رکھنا چاہیئے اللہ نے فرمایا۔

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ. (التغابن : ۳) اور اللہ نے تمہاری صورت بنائی اور کتنی اچھی صورت بنائی۔

اسے مونڈنا اور خراب کرنا اللہ کی نعمت کی ناقدری ہے۔

۱۔ داڑھی شریعت اسلامیہ کا ایک جزء ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے

اللہ کا ارشاد ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ. (الجاثية: ۱۸)	پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقے پر کر دیا ہے تو آپ اسی طریقے پر چلیں اور ان جہلاء کی خواہشوں پر نہ چلیں۔

معلوم ہوا کہ داڑھی شریعت اسلامیہ کا ایک خاص حکم ہے اس پر دائیں بائیں دیکھے بغیر سختی سے عمل کرنا چاہیئے۔ اور دنیا کی گمراہ قوموں کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ شریعت الٰہی خود ایک مستقل نظامِ حیات ہے۔ جو دنیا کے کسی نظام کی محتاج نہیں۔

۲۔ داڑھی منڈانا اکثریت کی غلامی ہے جس سے نجات پانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

چونکہ آج یہود و نصاریٰ اور عام مشرک قومیں جیسے ہندوستان کے بت پرست ہندو داڑھی منڈاتے ہیں۔ تو محض اکثریت کے خوف اور ان کی کلچرل غلامی کے خیال سے داڑھی منڈانا انتہائی بزدلی اور دین میں سراسر گمراہی ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ. (الأنعام:١١٦)	اگر آپ زمین والوں کی اکثریت کی اطاعت کریں تو وہ آپ کو راہ الہی سے بھٹکا دیں گے۔

۴۔ داڑھی منڈانا کفار کی مشابہت اور اللہ اور اسکے رسول کی صریح مخالفت ہے۔ چونکہ اسلام نے مسلمانوں کو ایک مستقل نظام معاشرت عطا کیا ہے۔ جو ساری دنیا کے لیے بہترین نمونہ عمل ہے اسلئے ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کے اس تمدنی و معاشرتی نظام زندگی کو دل سے پسند کرے۔ اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کرے اور ذہنی غلامی، اور اکثریت کو خوش کرنے کیلئے ان کی تہذیب کو ہرگز نہ اپنائے۔

چونکہ داڑھی منڈانا یہود و نصاریٰ اور ہندو بت پرستوں کا شعار ہے۔ اس لیے داڑھی منڈوا کر ان کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ کیونکہ ان کی مشابہت اختیار کرنا دراصل ان کی کافرانہ تہذیب سے محبت رکھنا ہے۔ اور ساتھ ہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نفرت کرنا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ	جو لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو ایسا نہیں

وَالْيَــــوْمِ الْآخِــــرِ	پائیں گے کہ وہ دوستی رکھیں
يُوَآدُّوْنَ مَــــنْ حَــآدَّ	ایسے لوگوں سے جو اللہ اور اس
اللهَ وَرَسُوْلَــــهٗ وَلَوْ كَـانُوْا	کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں
اٰبَـاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُـــــمْ	خواہ وہ ان کے باپ ہوں
أَوْ إِخْوَانَهُــمْ أَوْ عَشِيْرَتَهُــمْ	یا ان کے بیٹے ہوں یا ان کے
(المجادلة : ٢٢)	بھائی ہوں یا انکے کنبے کے لوگ ہوں

کیونکہ دین میں دوستی اور پسند کا معیار اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت ہے اور بس، چونکہ ہر مسلمان کا یہ ایمان اور عقیدہ ہونا چاہیئے کہ

خير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم.	سب سے بہتر طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ گھنی داڑھی رکھتے تھے مونچھیں چھوٹی رکھتے تھے آپ نے زندگی بھر کبھی معاذ اللہ داڑھی منڈائی نہیں نہ آپ کے اصحاب کرام میں سے کسی نے داڑھی منڈائی نہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی نے داڑھی منڈائی تو جو شخص اللہ کے ان محبوب بندوں کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ کے دشمنوں یہود و نصاریٰ، مجوس اور ہندوؤں کی نقالی کرتے ہوئے۔ اپنی داڑھیاں منڈاتے ہیں اور مونچھیں صاف کرتے ہیں اور اپنی شکل وصورت ان مشرکین اور مخالفین اسلام جیسی بناتے ہیں۔ یہ اللہ کے دشمن

اور لعنت کے مستحق ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

خالفوا المشرکین واحفوا الشوارب وأوفوا اللحی. مسلم

مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

آج دنیا میں مسلمانوں کا مقابلہ عقیدے، تہذیب اور سیاست ہر میدان میں کیا جا رہا ہے۔ اگر مسلمانوں نے ان تینوں چیزوں میں اپنا دینی خصوصیت اور امتیاز کو باقی نہیں رکھا تو اسلام اور مسلمانوں کا وجود ہی دنیا سے ختم ہو جائے گا۔

داڑھی منڈانا فطرت الٰہی سے بغاوت کرنا ہے

کیونکہ اسی فطرت پر تمام انبیائے سابقین اور پچھلی تمام شریعت الہیہ قائم تھیں۔ اور فطرت انسانی کبھی بدل نہیں سکتی اس لئے داڑھی منڈوا کر لوگ اپنی فطرت سے بغاوت کرتے ہیں۔

داڑھی کے بارے میں شیطان کا فریب

شیطان جو انسان اور خاص طور پر مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے اس نے

مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کر کے دین اور سنت نبویہ سے دور کر رکھا ہے
اللہ نے شیطانی ضلالت سے ہم کو آگاہ کیا ہے فرمایا:

إِنْ يَدْعُونَ مِنْ	یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر چند زنانی
دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ	چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور
يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا	صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں
مَرِيدًا لَعَنَهُ اللَّهُ	جو سرکش ہے۔ جس پر اللہ نے
وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ	لعنت کی ہے۔ اور جس نے کہا تھا۔
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا	میں ضرور تیرے بندوں سے اپنی
مَفْرُوضًا، وَلَأُضِلَّنَّهُمْ	اطاعت کا مقرر حصہ وصول کر دوں گا
وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ	اور میں انکو گمراہ کر دوں گا۔ اور میں
فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ	ان کو آرزوؤں میں مبتلا کر دوں گا اور
الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ	میں ان کو حکم دونگا۔ جس سے وہ
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ،	چوپایوں کے کانوں کو تراشیں گے
وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ	اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ
وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ	اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بگاڑیں گے
خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا۔	اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست
(النساء : ۱۱۷۔ ۱۱۹)	بنائیگا وہ صریح نقصان میں واقع ہوگا

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانے کی تعلیم شیطان نے دی ہے اور اسی نے اس عمل کو انسانوں میں خوب سنوار کر پیش کیا ہے جس میں آج ساری دنیا مبتلا ہے۔ اور اس بارے میں مسلم اور کافر کی کوئی تمیز نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حکم الٰہی کے بغیر اللہ کی بنائی ہوئی شکل و صورت میں تبدیلی کرنا اللہ کی نافرمانی اور شیطانی کام ہے۔ جو قابل لعنت ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو حسن و جمال کے لئے اللہ کی بنائی ہوئی شکل و صورت کو بدلتی ہیں۔

اور مردوں کا داڑھی منڈا کر اپنی شکل و صورت بدلنا اسی میں شامل ہے۔ اس طرح حسن و جمال کی خاطر خلقت الٰہی میں تبدیلی کرنا عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے یکساں حرام ہے۔

جدید دور کی شیطانی تہذیب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ انکی مخالفت فرمائی۔ اس حدیث میں وہ تمام باتیں شامل ہیں جو حسن و جمال کی خاطر مرد اور عورتیں کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے۔

لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن

المغیرات خلق اللہ تعالی. (البخاری)

۱۔ نمص ۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کے لئے بالوں کو اکھاڑنا، بھنوں کے بال کاٹنا، تاکہ بھنویں کمان کی طرح ہلالی بن جائیں ۔

۲۔ الوشم ۔ گودنا گودانا، تاکہ چہرے اور ہاتھوں پر مختلف قسم کے نقش بنا کر خوبصورتی پیدا کی جائے ۔

۳۔ التفلج ۔ دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنا تاکہ دانت بکھری ہوئی موتیوں کی طرح دکھائی دیں ۔

۴۔ تغییر خلق اللہ ۔ کسی اور فیشن کے ذریعہ مثلاً ناخن بڑھا کر، یا ناخنوں میں گہری پالش لگا کر یا عورت بالوں کو چھوٹے کرا کر اپنے حسن کو بڑھائے ۔

۵۔ البار وکہ ۔ مصنوعی بال لگا کر زیب وزینت بڑھانا یہ سراسر غیر مسلموں کی تقلید ہے ۔ جو سراسر حرام ہے ۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۔

من تشبه بقوم فهو منهم. جو کسی کافر قوم کی مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے ۔

۶۔ مردوں کا کالا خضاب استعمال کرنا ۔ یعنی داڑھی اور بالوں کو کالے خضاب سے رنگ کر بڑھاپا چھپانا، آپ نے سفید بالوں کو نوچنے اور اکھاڑنے سے بھی منع فرمایا ہے ۔

۷۔ عورتوں کیلئے سر کے بالوں میں مصنوعی بال ملا کر انہیں گھنا بنانا جس طرح حرام ہے۔ اسی طرح بالوں کو منڈانا بھی حرام ہے، بلکہ علمائے اِسلام نے عورتوں کو بال منڈانے کو مثلہ کرنے جیسا گناہ قرار دیا ہے۔ آج یہ وبا مغرب زدہ عورتوں میں عام ہوگئی ہے۔ جو باقاعدہ بال ترشواتی ہیں۔ اور چوٹی اور زلف کی جگہ اب انگریزی فیشن کے چھوٹے بال مردوں کی طرح رکھنے لگی ہیں جو سراسر سنت رسول سے انحراف اور اسلامی تہذیب سے بغاوت ہے۔

داڑھی منڈانے کے پردے میں

آج ساری دنیا میں داڑھی منڈانا فیشن بن گیا ہے۔ اور اسے رواج عام حاصل ہوگیا ہے جس کے بہت سے اسباب ہیں۔

۱۔ **امرد پرستی۔** داڑھی منڈانے کے پردے میں جنسی ہوس اور امرد پرستی بھی شامل ہے۔ امرد پرستی دنیا کا بہت پرانا مرض ہے۔ مردوں نے اپنے اندر جنسی کشش پیدا کرنے کیلئے اپنی مردانہ کھردری شکل کو نوعمر لڑکیوں کی طرح بنانا شروع کیا جس سے داڑھی مونچھ اور پورا چہرہ چکنا کمنا عورتوں کی طرح صاف کرنا فیشن بن گیا ہے۔

۲۔ **عمر چھپانا۔** داڑھی مونچھ صاف کرنے میں یہ جذبہ بھی شامل ہے

کہ اس سے آدمی کی عمر کم معلوم ہوتی ہے اور چہرے پر داڑھی نہ رہنے کی وجہ سے آدمی جوان معلوم ہوتا ہے جو سراسر فریب نفس ہے اور حقیقت کی پردہ پوشی۔

۳۔ **داڑھی سے نفرت:** داڑھی منڈانے کے پس پردہ داڑھی سے نفرت کا جذبہ بھی پایا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ چہرے پر داڑھی کے جھنجھٹ کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور داڑھی سے آزاد ہوکر آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ نفاق اور ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ ایسے لوگ دین کے لئے کوئی معمولی قربانی بھی نہیں دے سکتے اور معمولی خوف اور آزمائش کے وقت اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

۴۔ **اباحیت پسندی:** داڑھی منڈانے والے لوگ عام طور پر ہر قسم کی بُرائی اور حرام کاری کو معمولی کام سمجھتے ہیں اور انہیں برائی سے ذرا بھی نفرت نہیں رہتی وہ ہر قسم کے بُرے کام کو نہایت آزادی اور بے حیائی سے کرتے ہیں۔ اور ہر برا کام انکے نزدیک مباح ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ داڑھی رکھنے کے مقابلے میں منڈانے کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

داڑھی کے خلاف بدترین پروپیگنڈہ

آج جرائم کی کثرت اور پابند مذہبی زندگی سے نفرت کی بنا پر داڑھی

رکھنے والوں کے خلاف مختلف قسم کی جھوٹی اور دل آزار باتیں مشہور کر دی گئی ہیں۔

۱۔ **کیا داڑھی کٹرپن کی علامت ہے** ۔ کچھ لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ "داڑھی" "کٹرپن" کی علامت ہے۔ جو اس سائنسی اور ترقی پذیر دنیا سے کسی طرح میل نہیں کھاتی اور اسی بنا پر وہ داڑھی رکھنے والوں کو ملاّ، بنیاد پرست اور کٹر مذہبی جنونی سمجھتے ہیں جو حقیقت کے بالکل خلاف اور سراسر جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ کیونکہ دنیا کے اکثر بڑے لوگ خواہ وہ پیغمبر رہے ہوں یا سائنسدان شاعر ہوں یا ادیب عام طور پر بڑی گھنی داڑھی والے لوگ تھے۔ جیسے ہندوستان کے اندر مسلمانوں میں سرسید اور ہندوؤں میں ٹیگور۔

۲۔ **کیا داڑھی دہشت پسندی کی علامت ہے** : داڑھی والوں کے بارے میں آج کل ایک پروپیگنڈہ یہ بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ داڑھی دہشت پسندی اور خونریزی کی علامت ہے اور جن اسلامی ملکوں میں یہودی اور عیسائی سامراج کے خلاف اسلام پسند نوجوان جہاد کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ انہیں بدنام کرنے کے لئے انہیں ملکوں کے غاصب مسلمان حکمرانوں کو ان کی سرکوبی کیلئے یہ دشمنان اسلام آلہ کار بنائے ہوئے ہیں۔ جیسے مصر، الجزائر، شام اور فلسطین وغیرہ ان فدائی نوجوانوں کی داڑھیاں شیطان کی امت کے لئے بہت بڑا مہلک ہتھیار بنی ہوئی ہیں۔

۳۔ **کیا داڑھی حماقت اور بودے پن کی علامت ہے**:۔ کچھ لوگ یہ کہہ کر داڑھی کا مذاق اڑا رہے ہیں کہ داڑھی "حماقت" اور بودے پن کی نشانی ہے اور داڑھی بڑھا لینے سے آدمی کی عقلی اور علمی صلاحیت گھٹ جاتی ہے۔ اور داڑھی رکھنے والے کی کمالی صفت ماند پڑ جاتی ہے۔ اسی لئے جن ملکوں میں عیسائی سامراج کا تسلط رہا ہے۔ وہاں آج تک فوج اور پولیس والوں کو داڑھی رکھنا قانوناً منع ہے۔ ان ملکوں کے مسلم حکمرانوں کی اسلامی غیرت مر چکی ہے۔ اور وہ بدستور اسلام دشمن طاقتوں کی غلامی کا طوق اپنی گردنوں میں ڈالے ہوئے ہیں۔

۴۔ **داڑھی اسلامی ہتھیار**:۔ جن ملکوں میں داڑھی کا رواج عام تھا ان میں اسلام کی جڑیں بے حد مضبوط تھیں اور ہزار کوشش کے باوجود وہاں اسلام دشمن طاقتیں کامیاب نہ ہوسکیں جیسے افغانستان وہاں کے عوام نے اپنی لمبی داڑھیوں کے ساتھ دنیا کی سب سے مضبوط طاقت رشیا کو پارہ پارہ کر ڈالا اور اپنی شجاعت اور اولوالعزمی کا جھنڈا گاڑ دیا۔

لیکن جن ملکوں میں اسلام کا نام باقی تھا لیکن داڑھی کو خیر باد کہہ دیا تھا وہاں اللہ نے دشمنوں کو عذاب بنا کر ان کی جان، مال اور عزت کی تباہی کا ذریعہ بنا دیا۔ جیسے بوسنیہ اور ترکی میں مشاہدہ کیا گیا۔

داڑھی ایمان کا مظہر ہے

کچھ لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک اصل چیز دلوں میں چھپا ایمان اور پاکیزہ نیت ہے۔ اللہ بندوں کی ظاہری صورتیں نہیں دیکھتا بلکہ ان کے دل اور اعمال دیکھتا ہے۔ اس لئے داڑھی کی کوئی شرعی اہمیت نہیں اصل اہمیت دل کا تقویٰ اور حسن نیت ہے۔ یہ شیطانی مغالطہ ہے جس سے عوام کی اکثریت غلط فہمی کا شکار ہے۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ انسان کے اچھے بُرے ظاہری اعمال دراصل اس کے دل کی نیت اور باطنی حالت پر منحصر ہے۔ جیسا باطن ہوگا ظاہر بھی ویسا ہی ہوگا۔ داڑھی کا رکھنا دل کی ایمانی قوت کا اظہار ہے، اور داڑھی منڈانا دل کی کراہت و نیت کی علامت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

إن فـــي الجســـد مضغـــة إذا صلحـت صلـح الجسـد كلـه وإذا فسـدت فسـد الجسـد كلـه ألا وهـي القـلب.	انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست رہتا ہے تو سارا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے۔ اور سُن لو وہ انسان کا دل ہے۔

علمأ مصر کی بے عملی

داڑھی کے بارے میں علمأ مصر کی لاپرواہی اور بے عملی نے پورے عالم اسلام میں شدید غلط فہمی کا شکار بنایا ہے۔ علمأ ازھر عام طور پر داڑھی منڈاتے ہیں اور اس بارے میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ داڑھی سنن الفطرۃ میں شامل ہے۔ اسے سنت واجب یا فرض کا درجہ حاصل نہیں اس لئے داڑھی رکھنا نہ رکھنا دونوں برابر ہے۔ دین میں ان کی اس سہل انگاری کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے اپنی داڑھیاں ضائع کیں اور سنت نبویہ کی اہمیت بھی ختم کر دی۔ اللہ معاف کرے۔ ہمارے ان مصری فاضل علمأ نے صرف داڑھی ہی کو خیرباد نہیں کہا بلکہ مصری معاشرے سے دین کی بندش ڈھیلی کر ڈالی اور عیسائی تہذیب کو سر سے پاؤں تک اوڑھ لیا۔ اور اسلام کی مقرر کردہ حدود وقیود اور سنن ومستحبات کو یکسر ترک کر دیا۔ اور ترک سنت کی اس وبا کو پوری دنیا میں عام کر ڈالا یہی نہیں آج مصر و شام، ترکی، الجزائر وغیرہ میں داڑھی رکھنے والے اسلام پسند نوجوانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ اور شعائر اسلام کی عظمت کے خلاف پوری سرکاری مشینری حرکت میں ہے۔ یہ حرکت نمرود نے حضرت ابراہیم اور فرعون نے حضرت موسیٰ کی داڑھی کے خلاف نہیں کیا تھا جس کا مظاہرہ آج یہ ابناء الفراعنہ کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہودیوں کی دوستی اور انکی غلامی کی ذلت کا قلادہ اپنی گردن میں

لٹکانے پر مجبور ہیں، انکو اتنی عقل نہیں کہ داڑھی کے بارے میں "سنن الفطرۃ"
کا درس دینے والے اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے سنن الفطرۃ
کی تعلیم پانے والے حضرات صحابہ کرام نے داڑھی کا ایک ایک بال اللہ کی نعمت
سمجھ کر محفوظ رکھا تھا۔ اور اپنی گھنی داڑھیوں کے ساتھ اسلام کو پوری دنیا میں
غالب کر دیا اور اسلامی تہذیب و تمدن کو دنیا کی سب سے مقبول اور محبوب تہذیب
ثابت کر دکھایا جس پر آج تک دنیا عمل کر رہی ہے۔

داڑھی منڈانا دائمی معصیت ہے

عام طور پر آدمی جب کوئی گناہ کرتا ہے، گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، گناہ کرتے
وقت اس کا ایمان دل سے نکل جاتا ہے۔ جیسے زنا، چوری وغیرہ کہ ان گناہوں
کے کرتے وقت یقیناً آدمی ایمان سے عاری ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشرب وھو مؤمن ولا یسرق حین یسرق وھو مؤمن. (البخاری ۳/۱۰۷)

زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا اور چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔

اس حدیث کے راوی حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ

ابن عباسؓ سے پوچھا: آخر ایمان اس گنہگار سے کس طرح چھن جاتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: اس طرح، اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور پھر باہر نکال لیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ان گناہوں کے کرتے وقت ایمان دل سے نکل جاتا ہے۔ لیکن جیسے ہی کہ آدمی ان گناہوں سے فارغ ہوا تو ایمان پھر واپس ہو جاتا ہے۔ لیکن داڑھی منڈانے کا گناہ ایسا ہے کہ آدمی ہمہ وقت اس گناہ میں مبتلا رہتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی معصیت کی حالت میں زندگی گذارتا ہے۔ اور جب تک داڑھی منڈانے کے گناہ سے توبہ کرکے داڑھی چھوڑ نہ دے اور داڑھی بڑھ نہ جائے اس گناہ سے باہر نہیں نکلتا۔ سوتے، جاگتے، نماز پڑھتے، حج کرتے، روزہ رکھتے، قرآن کی تلاوت کرتے وقت بھی اسی گناہ میں شامل رہتا ہے۔ اگر اسی حالت میں مر جائے تو گنہگار ہو کر مرتا ہے۔

داڑھی کے بارے میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ داڑھی رکھنا عام مذہبی کام ہے اس میں اسلام اور کفر کی تخصیص نہیں۔ مذہبی مسلمان بھی داڑھی رکھتے ہیں اور ہندوؤں کے مذہبی پیشوا سادھو سنت اور سکھوں، عیسائیوں اور یہودیوں سب کے مذہبی لوگ

داڑھی رکھتے ہیں اور جس طرح مسلمانوں میں دین دار لوگ داڑھی رکھتے ہیں اور عوام الناس نہیں رکھتے اسی طرح دوسرے مذاہب میں بھی مذہبی لوگ داڑھی رکھتے ہیں اور عوام الناس نہیں رکھتے۔ تو داڑھی ایک عام مذہبی علامت ہوئی۔ جس کا تمام مذاہب سے یکساں تعلق ہے۔ لیکن دوسرے مذاہب والے داڑھی کو کوئی مسئلہ نہیں بناتے اور داڑھی کے سلسلے میں انھوں نے اپنے ماننے والوں کو پوری آزادی دے رکھی ہے۔ جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے لیکن مسلمانوں نے اس مسئلے میں بڑی سختی اختیار کر رکھی ہے اور رکھنے والوں کو دین دار کا سرٹیفکٹ دے رکھا ہے۔ اور منڈانے والوں پر لعنت ملامت اور کفریہ فتووں کی بارش کر رکھی ہے۔ آخر ایسا کیوں؟

اور اگر یہ خالص اسلامی مسئلہ ہوتا اور روزے، نماز، زکوٰۃ اور حج کی طرح صرف مسلمانوں ہی میں اس کا رواج ہوتا تو غیر مسلموں کو اس سے تعلق نہ ہوتا، اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کوئی خاص اسلامی مسئلہ نہیں بلکہ عام فطری اور رواجی مسئلہ ہے۔ اور اس پر بہت سختی نہیں کرنی چاہیئے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نیکی کی بہت سی باتیں ایسی ہیں جو تمام مذاہب میں مشترک ہیں۔ جیسے والدین کی اطاعت، سچ بولنا، پڑوسی کا حق ادا کرنا، وعدہ پورا کرنا، غریب کی مدد کرنا، بھوکے کو کھانا کھلانا۔ اسی طرح بہت سی برائیاں سب میں مشترک ہیں۔ جیسے جھوٹ بولنا، زنا کرنا، چوری کرنا،

وغیرہ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو چیز عوام میں مشترکہ طور پر پائی جائے اس پر عمل کرنے اور نہ کرنے کی آزادی دیدی جائے اسکا تعلق مسلم اور کافر دونوں سے ہے بظاہر نیکی کے کام سب کو کرنا چاہیے اور برائی سے سب کو بچنا چاہیے۔ لیکن اسلام اور کفر میں ان نیکیوں اور برائیوں کا جو بنیادی فرق ہے۔ وہ یہ کہ ہم مسلمان ان نیک اعمال کو اللہ اور اس کے رسول کا حکم سمجھ کر کرتے ہیں۔ اور یہ کام ہمارے لئے عبادت ہیں۔ رواج اور فیشن نہیں اور برائیوں کو ہم محض ان کے نقصانات اور طبعی ردعمل سے بچنے کے لئے نہیں چھوڑتے جیسا کہ شریف غیر مسلم ان سے بچتے ہیں۔ بلکہ ہم کو اللہ اور اس کے رسول نے ان سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان سے بچنا ہمارا ایمانی اسلامی فرض ہے۔ جیسے روزی کمانا اور اپنے بال بچوں کی پرورش کرنا انسانی عادت ہے لیکن ہم مسلمان ان کاموں کو نیکی اور صدقہ سمجھ کر کرتے ہیں، معلوم ہوا کہ جو کام ایک غیر مسلم محض فیشن اور عادت سمجھ کر کرتا ہے۔ وہی کام ایک مسلمان دین اور عبادت سمجھ کر کرتا ہے۔ کام نیکی کا ہے۔ تو ہم اللہ سے اسکی جزا اور ثواب کی امید رکھتے ہیں اور کام برا ہے۔ تو اس کے کرنے پر ہم عذاب اور سزا کا خوف رکھتے ہیں۔ ہمارے اور غیر مسلموں کے درمیان "اللہ پر ایمان" اور "رسول کی اطاعت" ایک بنیادی فرق ہے۔ اس لئے ایک غیر مسلم کو داڑھی رکھنے پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ کیونکہ اس کو ایمان نہیں ہے لیکن ایک مسلمان اپنے ایمان کی بدولت اپنی داڑھی کے

ایک ایک بال کے بدلے نیکی پائے گا۔ اور داڑھی منڈانے پر ایک غیر مسلم کو کوئی سزا نہیں کیونکہ جزا اور سزا پر اسکو ایمان نہیں وہ اپنے شرکیہ اور کفریہ عقاید کی بنا پر سزا پائے گا۔ اور اسکی ساری نیکیاں بیکار جائیں گی۔ لیکن ایک مسلمان روز قیامت کے حساب وکتاب پر ایمان رکھنے کی بنیاد پر داڑھی کے ایک ایک بال کے اکھاڑنے، نوچنے، منڈانے پر عذاب وسزا کا مستحق ہوگا اِلّا یہ کہ وہ توبہ کرکے اس گناہ سے باز آجائے۔

داڑھی دین داری کی علامت ہے

اگرچہ داڑھی آج فیشن بن گئی ہے۔ مسلم اور غیر مسلم سبھی لوگ رکھتے ہیں پھر بھی داڑھی شرافت اور دین داری کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور پر مسلمان داڑھی کو مذہب اِسلام کا اہم شعار سمجھ کر رکھتے ہیں اور داڑھی منڈانے کو فسق اور معصیت سمجھتے ہیں خاص طور پر مسلمانوں کے مذہبی طبقے میں داڑھی کو تقویٰ اور دین داری کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مذہبی معاملات میں داڑھی منڈے کو لوگ معتبر نہیں سمجھتے، دینی مجلسوں میں داڑھی منڈانے والے حضرات مُنہ چھپا کر بیٹھتے ہیں حتیٰ کہ داڑھی منڈانے والے لوگ بھی داڑھی منڈے کی امامت اور دینی پیشوائی کو ناپسند سمجھتے ہیں۔

اور ریاکار اور خود غرض لوگ بھی کام چلانے کیلئے داڑھی کا سہارا لیتے ہیں اور مذہبی سوانگ بھرنے والے پیشہ ور لوگ بھی داڑھی بڑھا کر باوا بنتے ہیں کیونکہ یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ عوام کو داڑھی کی حرمت اور اس کے تقدس کی بنا پر ہی مطمئن اور معتقد بنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح داڑھی ایک طرح سے "سکۂ رائج الوقت" بن گئی ہے۔ اور یہ بڑے بڑے چھپے رستم لوگوں کیلئے "ستار عیوب" اور بڑے بڑے ضرورت مندوں کے لئے آڑے وقتوں میں "قاضی الحاجات" ہے۔

رند پارسا

بہت سے لوگ داڑھی رکھ کر شراب پیتے، زنا کرتے، اور جھوٹ بولتے اور ہر طرح کے حرام کاموں میں شریک رہتے ہیں جس کی وجہ سے داڑھی کی بے وقعتی ہوتی ہے۔ اور مفت میں داڑھی بدنام ہوتی ہے۔ جن کو دیکھ کر کتنے لوگ داڑھی رکھنا چھوڑ دیتے ہیں یقیناً ایسے بے غیرت لوگوں کی وجہ سے اسلام اور سنت رسول کی رسوائی ہوتی ہے۔ اور داڑھی والوں کی بدعملی کی وجہ سے لوگ داڑھی ہی سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

بے شک یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔ لیکن اس سے اسلام اور شریعت

اسلامیہ کا کچھ تعلق نہیں برائی برائی ہے چاہے اسکو پارسا لوگ کریں اور اچھائی اچھائی ہے۔ چاہے اسکو برے لوگ کریں۔ نماز کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ .(العنکبوت ۴۵)

بے شک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی ہے۔

یعنی نماز ایسا عمل ہے کہ جس کو کرنے سے آدمی کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ نماز میں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اپنی بندگی کا اظہار کرتا ہے۔ سجدہ کر کے تواضع پیش کرتا ہے۔ ایسا کرنے والے شخص کو یقیناً پارسا اور متقی ہونا چاہیئے۔

لیکن جو لوگ نماز ریاکاری اور سیاست کے لئے پڑھتے ہیں۔ اور ان کا دل نماز کیلئے حاضر نہیں ان کے لئے نماز بے اثر ثابت ہوتی ہے۔ جس کی بنا پر لوگ نماز پڑھ کر بھی برائی کرتے ہیں۔ تو اس میں نماز کا قصور نہیں نمازی کا قصور ہے۔ لہذا ایسے بدعمل نمازیوں کو دیکھ کر نماز ہی چھوڑ دینا عقل اور حکمت کے خلاف ہے۔

یہی حال داڑھی کا بھی ہے، داڑھی بزرگی اور پارسائی کی علامت ہے، داڑھی رکھ کر لوگوں کو نیک اور پارسا بننا چاہیئے اور عام طور پر لوگ داڑھی رکھ کر پارسا بنتے بھی ہیں۔ لیکن جو لوگ ریاکار نمازیوں کی طرح محض فیشن یا دکھاوے کی خاطر داڑھی رکھتے ہیں۔ اور داڑھی رکھ کر ہر طرح کی برائی

بھی کرتے ہیں تو اس میں داڑھی کا قصور نہیں بلکہ داڑھی کو ریاکاری کیلئے استعمال کرنے والوں کا قصور ہے۔

داڑھی اسلامی غیرت کی علامت ہے

بلاشبہ داڑھی اسلام کا امتیازی نشان ہے۔ اللہ کے محبوب بندوں کی پہچان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت ہے داڑھی رکھ کر بدعملی اور بے حیائی کے کام کرنا سخت بے غیرتی کی بات ہے۔ ایک داڑھی منڈا شراب پیئے اور زنا کرے تو لوگ سمجھیں گے کہ ایک فاسق اور بدکار نے برا کام کیا۔ لیکن ایک صاحب ریش دراز بزرگ شراب پیئے اور زنا کرے تو فاسق و فاجر بھی اس پر لعنت کریں گے اور داڑھی سے محبت اور عقیدت رکھنے والوں کی غیرت کو ٹھیس لگے گی شرابی شراب خانے میں پی جائے تو سب سمجھیں گے کہ شیطان اپنے گھر میں شراب نوشی کر رہا ہے لیکن اگر یہی شراب مسجد میں پی جائے۔ تو مسجد کا احترام کرنے والے تمام اللہ کے بندے چیخ اٹھیں گے۔

یقیناً داڑھی پارسا اور متقی لوگوں کی علامت ہے۔ لہذا جو لوگ داڑھی رکھ کر اچھے کام کرتے ہیں تو دوسرے لوگوں کو بھی داڑھی رکھنے کا

شوق ہوتا ہے۔ اور دنیا خوش ہوتی ہے کہ ایک پارسا آدمی پارسائی کر رہا ہے۔
لیکن جب ایک داڑھی والا مسلمان بے حیائی اور بدکاری کرے تو داڑھی رکھنے
والوں کیلئے مُنہ چھپانا مشکل ہو جاتا ہے اور ایک داڑھی رکھنے والے بدکار
کی وجہ سے ہزاروں داڑھی والے بدنام ہوتے ہیں۔ اس لئے داڑھی رکھنا
بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اور اس ذمہ داری کو پوری کرنا ہر مسلمان
کا فرض ہے۔

داڑھی مِلّت ابراہیمی کی اتباع ہے نہ کی عربوں کی عادت کی تقلید

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ داڑھی عربوں کی قدیم عادت رہی ہے۔
نمرود و فرعون سب داڑھی رکھتے تھے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں ابوجہل اور ابولہب بھی داڑھی رکھتے تھے اور عام مشرکین عرب
میں داڑھی رکھنے کا رواج تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عربی عادت
کو باقی رکھا اس لئے داڑھی شریعت الٰہیہ کا جز نہیں بلکہ رسم جاہلیت
کی یادگار ہے۔ اسے شرعی حیثیت دینا غلط ہے۔

یہ سراسر مغالطہ اور جھوٹا پروپیگنڈہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا ہر حکم اور فعل دین ہے جو اللہ کی مرضی اور حکم کے مطابق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کے بارے میں صاف حکم فرمایا ہے۔

أعفوا اللحى واحفوا الشوارب. داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ آپ حکم الہی کے بغیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے اللہ کا ارشاد ہے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ. (النجم : ٤)

اور وہ اپنے جی سے باتیں نہیں بناتے وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے۔ جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔

اس لئے داڑھی رکھنے کا حکم اللہ کا حکم ہے جس پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دین و ایمان ہے۔ آپ نے داڑھی عربوں کی قدیم رسم سمجھ کر نہیں رکھی تھی۔ بلکہ بحکم الہی ملت ابراہیمی کی پیروی میں رکھی تھی۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (النحل: ١٢٣)

پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ ملت ابراہیمی کی پیروی کیجئے۔ یکسو ہو کر اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ داڑھی ملت ابراہیمی میں شامل تھی جس کی اتباع کا اللہ نے حکم دیا۔ اور آپ نے داڑھی مشرکین کا عمل سمجھ کر نہیں رکھا کیونکہ حضرت ابراہیم داڑھی رکھتے تھے۔ اور وہ مشرک نہیں تھے، مومن اور موحد ہو کر داڑھی رکھتے تھے۔

نیز آپ نے دور جاہلیت کی صرف انہیں باتوں پر عمل کیا تھا۔ جو ملت ابراہیمی کی یادگار تھیں۔ اور جن پر عمل کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا۔ جیسے حج، بیت اللہ کا طواف، جانوروں کی قربانی وغیرہ لیکن ساتھ ہی ان کے علاوہ دور جاہلیت کی بقیہ رسمیں آپ نے مٹا دی تھیں اور حجۃ الوداع کے موقع پر صاف اعلان فرما دیا تھا۔

ألا كل شيء من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع.

یاد رکھو دور جاہلیت کی تمام جاہلانہ رسمیں میں نے اپنے پاؤں کے نیچے رکھ کر دبا دی ہیں۔

جیسے ننگا اور گونگا حج، سودی کاروبار، دور جاہلیت کا خون بہانا، گودنا گودانا، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا وغیرہ اس لئے یہ کہنا کہ آپ نے داڑھی محض عربوں کی قدیم رسم سمجھ کر رکھی تھی غلط ہے۔ اس لئے کہ آپ نے عربوں کی تمام جاہلانہ رسمیں مٹا دی تھیں اور جو باقی رکھی تھیں وہ ملت ابراہیمی کا جزء تھیں جس کی اتباع کا آپ کو اللہ نے حکم دیا تھا۔

کیا داڑھی رکھنا ایک منفی عمل ہے؟

داڑھی کی مخالفت کرنے والے حضرات اپنی مخالفت کی دلیل میں کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنا شریعت اسلامیہ میں کوئی مثبت عمل نہیں، بلکہ اس کا حکم محض ضد اور مخالفت کی بنیاد پر ہے. جیسا کہ حدیث میں ہے

خالفوا المشركين واحفوا الشوارب وأوفو اللحى. (بخاری) مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں کم کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنے اور بڑھانے کے عمل کی سنت سے کہیں زیادہ مشرکین کی مخالفت مقصود ہے. اگر واقعی مخالفت ہی مطلوب ہے۔ تو مشرکین کے تمام کاموں کی مخالفت کرنی چاہیے ۔ آج تہذیب و تمدن، تعلیم، فنی تحقیق، اسلحہ سازی، عسکری تنظیم اور جتنے بھی ترقیاتی اور سماجی امور ہیں. سب میں ان کی مخالفت کرنی چاہیئے صرف داڑھی اور مونچھ ہی میں ان کی مخالفت کیوں کی جائے ۔؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس مغالطے میں اس حقیقت کو فراموش کر دیا گیا ہے. کہ داڑھی کا بڑھانا اور مونچھوں کا چھوٹی رکھنا مذہبی عمل اور سنت رسول ہے. اور مشرکین اور یہود و نصاریٰ مونچھیں بڑی رکھتے تھے۔ اور داڑھیاں منڈاتے تھے جو فطرت انسانی کے خلاف بھی ہے۔ اور

انبیاء وصالحین کے طریق عمل کے بھی خلاف ہے۔ اس لیے یہاں مخالفت سے مقصود ذاتی مخالفت نہیں بلکہ مذہبی طرز عمل کی مخالفت ہے، جس کا براہِ راست تعلق دین اور شریعت سے ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ بعض احادیث میں مشرکین کی مخالفت کا ذکر کیے بغیر صرف داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترنے کا بھی حکم ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ کی اس مخالفت سے شریعت کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی شریعت پر مستقل طور سے ثابت قدم رہنے اور مضبوطی سے عمل کرنے کی تاکید کی جائے اور انھیں اس تعبدی امور میں صاحب غیرت وحمیت بھی بنایا جائے اور اس معاملے میں دشمنانِ اسلام خصوصاً یہود ونصاریٰ کی تہذیب کا عملی طور پر بائیکاٹ کیا جائے اور اُن کے ساتھ ذرا بھی مداہنت نہ کی جائے، کیونکہ لباس، جسم کی تراش وخراش، عید وتہوار اور ظاہری طور و طریقے میں ان کی مشابہت سے ان کی محبت اور ان کے ساتھ دوستی کا رجحان بلکہ ان کی تقلید اور ان کے رنگ میں کلی طور پر رنگ جانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح بزدل اور کمزور ایمان والے مسلمان دھیرے دھیرے مذہبی طور پر اپنے دین سے نفور اور عیسائی ویہودیت بلکہ ہندو مت سے بالکل ہم رنگ ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ آج عالم اسلام میں مسلمان مسیحی طرز معاشرت اختیار کر چکے

ہیں اور داڑھی کے ساتھ ساتھ مکمل اسلامی تہذیب وتمدن کا ان کے گھروں سے خاتمہ ہو چکا ہے. جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت آج اسلام سے بے گانہ اور مسیحیت سے ہمکنار ہو چکی ہے۔

اسلئے اگر داڑھی اور مونچھ کے مسئلے کو موضوع بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو مشرکین کی مخالفت کا صریح حکم دیا تو اس کا مقصود دراصل مسلمانوں کو غیر اسلامی تہذیب سے دور کرنے اور اسلام کے رنگ میں پوری طرح ہم رنگ ہونے کی تاکید کرنا ہے۔

ورنہ جو لوگ ظاہری شکل وصورت میں اسلام کی پیروی نہیں کریں گے وہ باطنی طور پر بھی اسلام سے دور رہیں گے۔

داڑھی کا مذاق اور اس سے نفرت کفر کی علامت ہے

آج اسلام خود مسلمانوں میں اتنا اجنبی ہو چکا ہے. کہ وہ اپنے نبی کی محبوب سنت کا مذاق اڑاتے ہیں. اور داڑھی والوں کو بیوقوف اور کم عقل سمجھتے ہیں. اور اس سے نفرت رکھتے ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ داڑھی کی نفرت کے پردے میں سنت رسول سے نفرت ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت یہ ہے. کہ آپ کی تمام سنتوں سے محبت ہو۔

لیکن جو لوگ کھلم کھلا داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں اور ایک مسلمان کا محض دین کی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے مذاق اڑانا دراصل پورے دین کا مذاق اڑانا ہے۔ جو سراسر کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ، وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ. (المطففين: ٢٩-٣٠)	بے شک مجرمین ایمان والوں سے مذاق کیا کرتے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو حقارت سے اشارہ کیا کرتے تھے۔

اور ایسے منافقین کی اللہ نے سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ اور انہیں عذاب الیم کی دھمکی دی ہے۔ فرمایا:

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ. (التوبة: ٦٥-٦٦)	کہو کیا تم اللہ اور اسکے احکامات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کرتے تھے۔ عذر مت کرو تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔

اور سورۃ بقرہ میں ایسے لوگوں کو صراحتہً کافر قرار دیا ہے۔ فرمایا۔

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ	اور کافروں کیلئے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ہے اور یہ ایمان

اٰمَنُوْا. (البقرة : ٢١٢) والوں سے مذاق اڑاتے ہیں۔

اہل ایمان کے ساتھ آج مذاق کے الفاظ سیاسی بن گئے ہیں، کچھ لوگ انھیں "کٹھ ملا" کہتے ہیں۔ کچھ لوگ "رجعت پسند" کا خطاب دیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ "بنیاد پرست" قرار دیتے ہیں۔ یہ سب سیاسی گالیاں ہیں، جو آج دین پر چلنے والے مسلمانوں کو دی جاتی ہیں۔ جن کی داڑھیاں ان بزدلوں کو ننگی تلوار سے زیادہ قاتل نظر آتی ہیں۔ اور جن کے خوف سے یہ دہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من أحيا سنتي	جس نے میری سنت سے
فقد أحبني ومن أحبني	محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور
كان معي في	جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے
الجنة. (الترمذی ٥/٤٦)	ساتھ جنت میں ہو گا۔

داڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ بے شک جن کو داڑھی سے محبت ہے۔ انہیں اپنے رسول سے محبت ہے جو لوگ داڑھی سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ سنت رسول سے نفرت کرتے ہیں۔ اور جس کو سنت رسول سے نفرت ہے۔ اسے خود صاحب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نفرت ہے۔

اللہ اپنی پناہ میں رکھے آج مسلمانوں کی اکثریت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی پیاری سنت سے نفرت کرتا ہے۔ لوگ زبان سے چاہے کچھ نہ کہیں لیکن داڑھی منڈانے والوں کو اس حقیقت کا اچھی طرح علم ہے کہ وہ سنت رسول کی مخالفت و نفرت کے پردے میں خود اپنے رسول محبوب کبریا علیہ الصلاۃ والسلام سے نفرت کرتے ہیں۔

اس موقع پر کانپتے ہوئے قلم سے یہ بھی لکھنا پڑتا ہے۔ کہ جو لوگ جان بوجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر اتباع سے انکار کرتے ہیں وہ دوسرے لفظوں میں اپنے خالق و معبود اللہ رب العلمین کی محبت سے انکار کرتے ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.	آپ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ معاف کرنے والا ہے۔ اور رحم کرنے والا ہے۔

(آل عمران : ۳۱)

آج جو لوگ محض عوام کے مذاق اور عار دلانے کے خوف سے داڑھی منڈا رہے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے۔ کیا داڑھی منڈانے کے بعد تم عوام الناس میں محبوب بن گئے ہو اور لوگ تمہاری کسی اور چیز کا مذاق نہیں

اڑاتے، مذاق اڑانے والے آج عورتوں کے پردے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ چار بیویوں کے جواز کا مذاق اڑاتے ہیں۔ بلکہ پورے دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ تو کیا ایسی صورت میں مسلمان اپنے دین ہی سے دستبردار ہو جائیں اور کیا جو لوگ عملاً اسلام چھوڑ چکے ہیں۔ تو دشمنان اسلام ان کو معاف کر چکے ہیں۔ کیا آج بوسنہ اور ہرسک اور ہندوستان میں ممبئی کے سابقہ فسادات میں داڑھی منڈانے والے مسلمان تباہ نہیں کیے گئے؟ اللہ کا تو ارشاد ہے کہ یہود و نصاریٰ تم سے اس وقت بھی راضی نہیں ہونگے جب تم پورے طور پر ان کی ملت میں شامل ہو جاؤ۔

وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدٰی.	اور کبھی خوش نہ ہوں گے آپ سے یہود و نصاریٰ جب تک کہ آپ اُن کے مذہب کے بالکل پیرو نہ ہو جاؤ کہہ دو اللہ کی ہدایت ہی حق ہدایت ہے۔
(البقرة : ۱۲۰)	

اور آج جو لوگ اسلام کے ظاہری احکام داڑھی، لباس، نماز، زبان، رسم و رواج سب چھوڑ کر مشرکین کی پوری مشابہت اختیار کر چکے ہیں۔ پھر بھی محض نام وہ بھی برائے نام مسلمان ہونے کے باوجود وہ معتوب اور مطرود ہیں۔ ایسے بدقسمت لوگ کہیں کے نہیں ہوئے۔ کافر انہیں مسلمان

سمجھ کر ستا رہے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے انھیں اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کرنے کی سزا مل رہی ہے۔

مسنون اور شرعی داڑھی کا بیان

اسلام میں مسنون اور شرعی داڑھی کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے چہرے پر جو مردانگی کی علامت داڑھی اگائی ہے اسے اس کی قدرتی حالت میں باقی رکھا جائے۔ اسے داہنے، بائیں، نیچے اور اوپر کہیں سے کچھ نہ کترا جائے۔ نہ نوچی جائے۔ نہ مونڈی جائے جیسی اگے ویسی باقی رکھی جائے کچھ لوگوں کی داڑھیاں بہت گھنی ہوتی ہیں۔ کچھ کی بالکل معمولی، کچھ لوگوں کو چند بال ہی اگتے ہیں اور کچھ لوگ داڑھی سے بالکل محروم ہی رہ جاتے ہیں۔ ان سب لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک حکم یاد رکھنا چاہیے۔

أنهكوا الشوارب واعفوا اللحى.(البخاری ۱۰/۳۱۵) — مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

مونچھوں کے بارے میں شرعی حکم

جہاں تک مونچھوں کا تعلق ہے اس کے بارے میں حکم ہے۔ کہ "مونچھیں" چھوٹی کی جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہونٹوں پر سے مونچھیں کتر لیا کرتے تھے۔ تاکہ ہونٹ کا کنارہ دکھائی دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من لم یأخذ من شاربه فلیس منا. (ترمذی ۵/۹۳)

جو اپنی مونچھ میں سے کچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔

ارشاد نبوی ہے۔

جزوا الشوارب وارخوا اللحی وخالفوا المجوس. (مسلم ۱/۲۲۲)

مونچھیں کاٹو، اور داڑھیاں چھوڑ دو اور مجوسی کے خلاف کرو۔

مجوسی داڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑی رکھتے تھے۔

نیز فرمایا:۔

خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب

مشرکین کے خلاف کرو اور مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہونٹ کے نیچے اور داڑھی کے درمیان کی جلد پر سے بال صاف کر لیا کرتے تھے۔

امام نوویؒ کا بیان ہے کہ مونچھیں اتنی صاف کی جائیں کہ ہونٹ کا کنارا ظاہر ہو جائے، البتہ مونچھوں کا استرے سے چھیلنا مکروہ ہے

امام مالکؒ کا بیان ہے کہ مونچھوں کو استرے سے مونڈنا مثلہ کرنے کے برابر ہے۔ اور مونچھیں منڈانے والوں کو سزا دینی چاہیئے۔

"ہونٹ کے نیچے جتنے بال لٹک جائیں ان کو کاٹ دینا چاہیئے تاکہ کھانا کھانے میں تکلیف نہ ہو۔

کچھ لوگ پوری مونچھوں کے باریک کرنے کو افضل سمجھتے ہیں۔ جیسے امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب، بعض روایات میں امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی فتویٰ بیان ہوا ہے۔

احادیث میں مونچھوں کے بارے میں "قصوا" چھوٹی کرو اور "احفوا" خوب باریک کرو، دونوں الفاظ موجود ہیں۔ امام طبریؒ نے دونوں لفظوں کا فرق یہ بیان کیا ہے کہ "قص" یعنی ہونٹ کے کنارے کی بڑھی ہوئی مونچھوں کو کتر دیا جائے اور احفا کا مطلب یہ ہوگا کہ پوری مونچھیں بالکل باریک کر دی جائیں۔ لیکن پوری مونچھوں کا مونڈنا خلاف سنّت ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کم

کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ابراہیم خلیل اللہ ایسا ہی کرتے تھے۔ (ترمذی)

لیکن داڑھی کی طرح مونچھوں کا مونڈنا بھی حرام ہے۔ بلکہ امام مالکؒ کے نزدیک یہ مثلہ ہے۔ آپ نے ایک شخص کو مونچھ مونڈتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ بدعت ہے۔ (بیہقی)

امام مالکؒ بھرپور مونچھیں رکھتے تھے۔ جب ان سے اس بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے۔ مجھے زید بن اسلم کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ وہ عامر بن عبداللہ بن زبیر کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ بڑی مونچھیں رکھتے تھے۔ اور غصّے کے وقت اسکو اینٹھتے تھے (طبرانی المعجم الکبیر)

امام مالکؒ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ جو اپنی مونچھ کے بال جڑ سے صاف کر دے تو آپ نے فرمایا ایسا کرنے والے کو مارنا چاہیئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہرگز نہیں فرمایا ہے بس ہونٹ اور منہ کا کنارہ ظاہر ہونا چاہیے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں۔ مونچھ کے بارے میں پسندیدہ مذہب یہ ہے کہ صرف اتنی کاٹی جائے کہ ہونٹ کا کنارہ ظاہر ہونے لگے۔ بالکل جڑ سے صاف نہ کیا جائے بس وہ بال ختم کر دیئے جائیں جو ہونٹ پر ہوں۔

(المجموع ۱/۲۱۹)

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ مونچھوں کے بالوں میں امام ابوحنیفہؒ، زفر، یوسف اور محمد کا مذہب یہ تھا کہ مونچھ کو جڑ سے صاف کر دینا کم کرنے سے بہتر ہے، امام احمد بن حنبلؒ اور شافعیؒ کا مذہب یہ تھا کہ بالکل صاف کر دینا یا ترشوانا دونوں جائز ہے۔

لیکن مونچھوں کے مونڈنے کی ممانعت کے بارے میں یہ دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "قص الشارب" مونچھ تراشنے کا حکم دیا ہے، مونڈنے کا نہیں۔

امام طبریؒ کا خیال ہے کہ مونچھ کو مونڈنا اور تراشنا دونوں جائز ہے۔
حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ قول راجح ہے۔ کیونکہ مرفوع حدیثوں سے بیک وقت دونوں چیزیں ثابت ہیں۔

علامہ مبارکپوری تحفۃ الاحوذی میں فرماتے ہیں کہ "امام طبریؒ نے جو بات کہی وہی زیادہ واضح ہے"

کیا داڑھی کا اِدھر اُدھر سے کاٹنا جائز ہے

داڑھی کے بارے میں صحیح اور راجح طریقہ یہ ہے کہ داڑھی کو اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اس میں ذرا بھی چھیڑ چھاڑ نہ کیا جائے، کیونکہ داڑھی

بڑھانے کا حکم ہے اس میں کم کرنے کا نہیں۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو

یہاں امام بخاری نے اتنا اضافہ اور کیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑتے، ایک مشت سے جو زیادہ ہوتی اسے کاٹ دیتے اس کی تائید حضرت جابر کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ "ہم حج اور عمرہ کے علاوہ داڑھی کے بال چھوڑ دیتے تھے"۔

امام غزالی نے "احیاء علوم الدین" میں لکھا ہے

لوگوں کا اختلاف ہے کہ داڑھی لمبی ہو جائے تو کیا کیا جائے؟ کچھ لوگوں نے کہا اگر آدمی اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ لے ایک مشت سے جو زائد ہو اسے کاٹ دے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور تابعین کی ایک جماعت سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ امام شعبی اور ابن سیرین نے اسکو مستحسن سمجھا ہے۔ لیکن حسن اور قتادہ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اسکو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

أعفوا اللحى. یعنی داڑھیوں کو انکی اپنی حالت پر چھوڑ دو۔

علامہ مبارکپوریؒ فرماتے ہیں۔ جو لوگ ایک مشت سے بڑھے ہوئے

حصہ کو کاٹنے کے قائل ہیں اور ابن عمر اور ابوھریرہؓ کے آثار سے استدلال کرتے ہیں وہ ضعیف ہے کیونکہ "اعفاء" یعنی داڑھی بڑھانے کی مرفوع حدیث ان آثار کی نفی کرتی ہیں۔ لہذا صحیح احادیث کے ہوتے ہوئے ان آثار سے استدلال کرنا درست نہیں، سب سے محفوظ قول ان لوگوں کا ہے جو احادیث اعفاء کے ظاہری مفہوم پر عمل کر کے داڑھی کے طول وعرض میں سے کچھ کاٹنے یا کم کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

مزید فرماتے ہیں کہ شاید عبداللہ بن عمرؓ حج میں حلق اور قصر دونوں پر ایک ساتھ عمل کرنا چاہا۔ چنانچہ پورا حلق کرا دیا۔ اور داڑھی کو قصر (کم) کرایا تاکہ اس آیت کے عام حکم پر عمل ہو جاتے۔

مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ۔ (الفتح : ۲۷) یعنی تم اپنے بالوں کو مونڈنے والے تھے اور کم کرنے والے تھے

اس طرح انہوں نے اس آیت کے حکم کو حج کے علاوہ عام دنوں کے لیے بھی عام سمجھ لیا، جس میں حلق اور تقصیر دونوں کا حکم ہے اور مراد سر کے بالوں کو مونڈنا اور داڑھی کو چھوٹی کرنا ہے۔

شیخ اسماعیل انصاری، ابن عمرؓ کے اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے "کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کم

کرو" اور امام بخاری نے ابن عمر کا ذاتی عمل بیان کیا ہے۔ کہ وہ مٹھی بھر سے زیادہ داڑھی کو چھانٹ دیا کرتے تھے۔ لہذا راوی کی روایت کا اعتبار کیا جائے گا نہ کہ ان کی ذاتی رائے کو۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وعمل دوسروں کے قول وفعل سے زیادہ عمل کا مستحق ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

اور یہ وہی حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ حج قران افضل ہے یا حج تمتع تو انھوں نے جواب دیا حج تمتع۔ لیکن جب لوگوں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے والد حضرت عمرؓ تو حج قران کو افضل سمجھتے تھے تو اس پر ابن عمر سخت مشتعل ہو کر فرمانے لگے

أأمر أبي يتبع أم أمر رسول الله۔ — کیا میرے والد کا حکم مانا جائے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

شیخ عبدالرحمن بن محمدؒ قاسم العاصمی الحنبلی مرتب "فتاویٰ ابن تیمیہ" فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کے عمل کے پیش نظر بعض اہل علم نے اس بات کی اجازت دی ہے۔ کہ ایک مشت سے جو زیادہ ہو جائے اسے کاٹ دیا جائے لیکن اکثریت نے اسکو مکروہ کہا ہے۔ اور یہی زیادہ قرین صحت بھی ہے۔

امام نوویؒ نے کہا زیادہ بہتر یہ ہے کہ داڑھی کو اس کی اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دیا جائے سرے سے اسے ہاتھ بھی نہ لگایا جائے۔

علامہ خطیب بغدادی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص لمبائی میں داڑھی نہ کاٹے۔

(تحریم حلق اللحی للعاصمی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: داڑھی چھوٹے اور بڑے میں امتیاز پیدا کرتی ہے یہ جوانوں کا حسن وجمال ہے۔ لہذا اسکو بڑھانا واجب ہے۔ اور اسے کاٹنا مجوسیوں کا طریقہ ہے نیز اس سے اللہ کی خلقت میں تبدیلی لازم آتی ہے۔ اور عوام وخواص کا فرق مٹ جاتا ہے۔

(حجۃ اللہ البالغۃ ۱ر۱۸۲)

مٹھی بھر سے زائد داڑھی کا حکم

علامہ شیخ محمد زکریا کاندھلویؒ نے اپنی کتاب "وجوب اعفاء اللحیۃ" میں فقہی مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: مٹھی بھر سے زائد داڑھی کا چھانٹنا مستحب ہے اور اسے حنفیہ کا پسندیدہ اختیار کردہ مذہب قرار دیا اور در مختار کے حوالے سے نقل کیا کہ "والسنۃ فیہا القبضۃ" یعنی مٹھی بھر داڑھی رکھنا سنت ہے۔ اور ابن عابدین کا یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ "آدمی اپنی داڑھی کو مٹھی سے پکڑے جو مٹھی سے زیادہ ہو اسے کاٹ دے، امام محمدؒ نے "کتاب الآثار" میں ایسا ہی لکھا ہے۔ آخر میں اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں "وبہ ناخذ" اور ہم اسی پر عمل کرتے

ہیں)۔ (وجوب اعفاء اللحیۃ ص۱۸)

عصر حاضر کے مشہور عالم اور مملکت سعودیہ عربیہ کے مفتی اکبر اور سعودی عربیہ کے علما کی سپریم کونسل کے صدر علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ علامہ زکریاؒ کے اس فتویٰ پر تبصرہ فرماتے ہیں۔

مٹھی بھر سے زائد داڑھی کے کاٹنے کی اجازت کا مسئلہ قابل غور ہے اور صحیح یہ ہے کہ داڑھی کو مطلق چھوڑ دینا اور اسے بالکل چھیڑ چھاڑ نہ کرنا واجب ہے اور داڑھی میں سے ذرا بھی کاٹنا چھانٹنا خواہ وہ مٹھی بھر سے زائد ہو، خواہ آدمی حج میں ہو یا عمرہ میں ہو یا اسکے علاوہ قطعاً حرام ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی صحیح احادیث سے یہی حکم ثابت ہوتا ہے۔ اور علامہ کاندھلویؒ نے حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے اور حضرت ابوھریرۃؓ کی بابت جو کچھ نقل کیا ہے۔ وہ دین میں حجت و دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سب پر مقدم ہے اور سنت رسول کے مقابلے میں کسی کا قول قابل قبول نہیں۔ (حاشیہ بر کتاب مذکورہ)

داڑھی کی شرعی مقدار

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کے ایک بال کو بھی

مونڈنے، چھوٹا کرنے یا اکھاڑنے سے منع فرما کر حکم دیا ہے کہ مکمل داڑھی بڑھاؤ، لہٰذا اب داڑھی کے بارے میں نوک پلک درست کرنا اور داہنے اور بائیں رخسار سے ٹھوڑی اور ناک تک کا جغرافیہ مقرر کرنا اور اسکی لغوی اور ادبی تحقیق کرنا بیکار ہے۔ ایک سچے موحد اور متبع سنت مسلمان کیلئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو" اور بس، کتنی، کہاں، اور کیسی داڑھی ہونی چاہیے، اس جھگڑے میں پڑنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس سلسلے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان یاد رکھنا چاہیے۔

كان لحية النبى صلى الله عليه وسلم قد ملأت من هاهنا إلى هاهنا فأمر يديه على عارضيه. (رواه ابن عساكر فى تاريخه)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی داہنے اور بائیں جانب سے خوب بھری ہوئی تھی یہ کہہ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں رخساروں پر پھیر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو داڑھی سے نوازا ہے اور انسانوں کی خلقت ان کی شکل وصورت آب وہوا کے لحاظ سے مختلف بنائی ہے۔ کسی ملک کے لوگ لمبے تڑنگے ہوتے ہیں۔ کہیں کے بالکل پستہ قد۔ کسی ملک کے لوگ صاف ستھرے رنگ کے سرخ وسفید ہوتے ہیں اور کسی ملک کے بالکل

سیاہ ہوتے ہیں۔ یہی حال ان کی داڑھی اور مونچھ کا بھی ہے۔ داڑھیاں سب کی یکساں نہیں ہوتی ہیں اس لئے سب کے لئے الگ الگ حکم دینے کے بجائے سب کے لئے ایک عام حکم دے دیا ہے۔

اعفوا اللحی وقصوا الشوارب۔ (مسلم ۱/۲۲۲)	داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو،

یہ حکم سب کیلئے عام ہے جس کی داڑھی کے چند ہی بال نکلے ہوں وہ بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ان چند بالوں کی حفاظت کرے اور جن کی داڑھی خوب گھنی اور لمبی ہو وہ بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی داڑھی کے سب بالوں کی حفاظت کرے ان میں سے کسی کو بھی یہ اجازت نہیں کہ داڑھی میں اپنی طرف سے کچھ میک اپ کرے۔

ڈیزائن دار داڑھیوں کی ممانعت

آج جس طرح ایک متحدہ دین تہتّر فرقوں میں بٹ گیا۔ اور سب لوگ اپنے اپنے خیالات وعقائد میں مگن ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی داڑھیوں کی شکلیں اور ڈیزائنیں بھی بدل گئیں۔

کوئی مٹھی بھر داڑھی رکھتا ہے۔

کوئی داہنے بائیں ٹھوڑی کے نیچے سے اپنی پسند کے مطابق بال تراشتا ہے۔
کوئی دونوں رخساروں پر ہلالی کمان کی طرح گول دائرے والی داڑھی بنا کر رکھتا ہے۔
کوئی پوری داڑھی میں سے کتر کر صرف ایک انچ یا اس سے کم رکھتا ہے۔
کوئی دونوں رخساروں کو مونڈ کر صرف ٹھوڑی پر اوپر کی مونچھوں سے ملا کر رکھتا ہے۔
کوئی پوری داڑھی مونڈ کر صرف لمبی مونچھیں رکھتا ہے
کوئی لمبی داڑھی کے ساتھ مونچھیں صفاچٹ رکھتا ہے۔
کوئی مونچھ داڑھی دونوں ہی صاف کر کے زنانہ شکل اختیار کرتا ہے۔
غرض ہر شخص اپنی پسند کی داڑھی رکھتا ہے اور داڑھی اور شکل وصورت کے اختیار کرنے میں شریعت کے بجائے اپنے ہوٰی وہوس کی پیروی کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ. (الجاثية: ٢٣)	کیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے۔ اور اللہ نے اس کو علم کے باوجود بھٹکا دیا ہے۔

ایسے لوگوں کے دین دھرم، ایمان اور دیانت اور ملی غیرت وحمیت کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ ان کا مذہب ان کا مفاد ہے۔ یہ حالات کی گردش کے ساتھ رقص کرتے ہیں۔ اور اپنے ذاتی مفاد کیلئے جب جیسی ضرورت ہو ویسا رنگ بدلتے ہیں۔

شریعت میں داڑھی منڈانے کا حکم

باتفاق ائمہ اسلام داڑھی منڈانا حرام ہے۔ مسلمانوں میں یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے۔ مسلمانوں کے تمام فقہی مذاہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی داڑھی منڈانے کی حرمت پر متفق ہیں، حنفی مذہب کی مشہور کتاب درمختار میں ہے

ویحرم علی الرجل قطع لحیته واخذ کلها فعل یهود الهند ومجوس الأعاجم.	آدمی کا اپنی داڑھی کاٹنا حرام ہے۔ اور پوری داڑھی منڈانا ہندستان کے یہود ہنود اور بلاد عجم کے مجوسیوں کا فعل ہے۔

مذہب مالکی کی کتاب التمہید میں ہے۔

ویحرم حلق اللحیة ولا یفعله الا المخنثون	داڑھی منڈانا حرام ہے اور داڑھی صرف مردوں میں مخنث لوگ ہی

مـــن الرجال. منڈاتے ہیں۔

امام شافعیؒ نے اپنی مشہور کتاب "الام" میں بصراحت داڑھی منڈانے کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح مذہب حنبلی کے تمام مشائخ نے داڑھی منڈانے کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔ اور امام ابن تیمیہؒ نے بھی سخت الفاظ میں داڑھی منڈانے کی حرمت کا فتوی دیا ہے۔

شیخ عبدالجلیل عیسیٰ نے جمہور کا یہ فتویٰ نقل کیا ہے

شیخ علی محفوظؒ نے اپنی کتاب "الابداع فی مضار الابتداع" میں لکھا ہے

مذاہب اربعہ کے نزدیک داڑھی بڑھانا واجب اور اس کا منڈانا حرام ہے۔ اور داڑھی کے تھوڑے بال بھی کاٹنا یا مونڈنا حرام ہے۔

داڑھی منڈے کی امامت کا مسئلہ

امامت بڑی ذمہ داری کا منصب ہے۔ جماعت کا امام سب سے پسندیدہ شخص ہونا چاہیے، نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ. (العنکبوت : ٤٥)

بے شک نماز بے حیائیوں اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

یہ اس وقت ممکن ہے، جب نماز کی امامت کرنے والا شخص

تمام بے حیائیوں اور بری باتوں سے پاک وصاف ہو داڑھی منڈانا حرام کام ہے۔ داڑھی منڈانے والا شخص اللہ اور اسکے رسول کا نافرمان ہے ایسے شخص کی امامت سے برائی اور بے حیائی اور خاص طور پر داڑھی منڈانے کا رواج عام ہوگا اس لیے ضروری ہے کہ امام وہ شخص ہو جو شرعی شکل و صورت رکھتا ہو اور جو شخص داڑھی منڈانے کے گناہ پر اصرار کرتا ہو وہ نا پسندیدہ شخص ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔

ثلاثة لا تجاوز صلاتهم اذانهم وإمام قوم وهم له كارهون. (ترمذی)	تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز انکے سر سے اوپر نہیں جاتی انہیں میں سے ایک شخص وہ ہے جو قوم کی امامت کرتا ہو لیکن لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں

البتہ اگر صاحب علم و فضل متشرع شخص موجود نہ ہو تو مجبوراً ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے۔

داڑھی منڈے کی شہادت کا مسئلہ

داڑھی منڈے کی گواہی کا مسئلہ بھی اس کی امامت ہی کی طرح ہے،

اگر کسی شرعی شہادت کے لئے ظاہری وضع قطع رکھنے والا متشرع آدمی موجود ہو تو داڑھی منڈے کی گواہی نہیں لینی چاہیئے مثلاً چاند دیکھنے، نکاح وطلاق کے بارے میں، قسم اور معاملات میں، اگر داڑھی منڈے کے علاوہ کوئی دوسرا شخص موجود نہ ہو تو مجبوراً بکراہت اس کی گواہی قبول کی جاسکتی ہے۔ تاکہ مسلمانوں کے مسائل معطل نہ ہوجائیں، البتہ ایسے موقع پر اس کو نصیحت ضرور کرنی چاہیئے تاکہ اس کو اپنی معصیت کا احساس ہو۔

داڑھی مونڈنے کا پیشہ اور اسکی اجرت

حجام اور نائی کا کام بلاشبہ جائز اور حلال ہے۔ اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے بال مونڈنا یا چھوٹے کرانا جائز ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ. (الفتح : ٢٧)

تم اپنے سر کے بالوں کو مونڈنے والے ہو اور چھوٹا کرنے والے۔

لیکن داڑھی مونڈنے کا پیشہ کرنا اور اس کی اجرت لینا حرام ہے۔ کیوں کہ جب داڑھی کا مونڈنا حرام ہے۔ تو اس کو

مونڈنے کی اجرت لینا کیسے جائز ہو سکتی ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ. (المائدہ ـ ۲)

اور گناہ اور زیادتی کے کاموں کی مدد مت کرو۔

داڑھی بڑھانے کے بارے میں سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ کا بیان

بعض دوستوں نے مجھ سے درج ذیل سوالات کے متعلق جوابات دریافت کیے۔

۱۔ داڑھی کا چھوڑنا واجب ہے یا جائز ہے؟

۲۔ داڑھی مونڈانا کوئی گناہ ہے۔ یا دین میں نقص کا باعث ہوتا ہے؟

۳۔ کیا داڑھی کا بڑھانا مونچھ کے ساتھ جائز ہے۔؟

ان سوالات کے جوابات احادیث کی روشنی میں پیش ہیں۔

امام بخاری و مسلم اپنی صحیح میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أحفوا الشوارب واعفوا اللحى وخالفوا المشركين. مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔ اور مشرکین کی مخالفت کرو۔

امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوھریرہؓ کی حدیث نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جزوا الشوارب مونچھوں کو کترو، اور داڑھی کو

وارخوا اللحی، بڑھاؤ، اور اس میں مجوسیوں کی
وخالفوا المجوس. مخالفت کرو۔

امام نسائی نے اپنی سنن میں صحیح سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من لم یاخذ من شاربه یعنی جو شخص اپنی مونچھ کو نہ کترے
فلیس منا. (الترمذی ۵/۹۳) وہ ہم میں سے نہیں۔

علامہ ابو محمد بن حزم نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے۔ کہ مونچھ کا کترنا اور داڑھی کا چھوڑنا فرض ہے۔

مونچھ کے کترنے اور داڑھی بڑھانے کے متعلق علمائے کرام کے اتنے کلام ہیں جو حدود شمار سے باہر ہیں جس کو اس چھوٹے سے رسالے میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ علامہ ابن حزم نے اس سلسلے میں جو اجماع نقل کیا ہے۔ اسکی روشنی میں مذکورہ بالا سوالات کے جواب واضح ہو جاتے ہیں۔

مختصر کلام یہ ہے کہ داڑھی کا رکھنا، بڑھانا اور چھوڑنا فرض ہے جس کی مخالفت کرنا کسی حال میں جائز نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔ اور آپ کا حکم وجوب پر محمول ہوتا ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (الحشر : ۷)

رسول تم کو جو کچھ دیں اسکو لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔

اسی طرح مونچھ کترنا اور کم کرنا افضل ہے۔ بہرحال اس کا بڑھانا جائز نہیں اس لیے کہ یہ چیز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول" قصوا الشوارب""احفوا الشوارب""جزو الشوارب""من لم یاخذ من شاربه فلیس منا" کے بالکل منافی ہیں۔ حدیث کے تمام الفاظ جس کے معنی تقریباً ایک ہی کترنے اور چھانٹنے کے ہیں اور ان چاروں حدیث کے الفاظ اسناد صحیح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور آخری حدیث کے الفاظ میں بہت زیادہ تہدید اور دھمکی آمیز بات کہی گئی ہے کہ جو مونچھ سے کچھ نہیں کترتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ لہذا اللہ اور اس کے رسول جن باتوں سے منع کریں اس سے باز آجائیں اور جن باتوں کو کرنے کا حکم دیں اس کو اختیار کریں یہی ایک پکے سچے مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیئے۔

ان احادیث سے یہ معلوم ہو رہا ہے۔ کہ مونچھ کا چھوڑنا اور نہ بنوانا، اور باقاعدہ مونچھ رکھنا ایک بڑا گناہ ہے۔ اسی طرح داڑھی کا مونڈنا اور تراشنا ایسے گناہ میں سے ہے۔ جو ایمان کو کم اور کمزور بنا دیتا ہے۔ اور اس سے اللہ کا غضب و ناراضگی بھی نازل ہو سکتی ہے۔

مذکورہ احادیث سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مونچھ لمبی کرنا اور داڑھی کو منڈانا یا کترنا مجوس ومشرکین کی مشابہت ہے اور ان کی مشابہت اختیار کرنا تکبر کی علامت ہے۔ اور یہ فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی روشنی میں قطعی جائز نہیں ہے۔

من تشبہ بقوم فھو منھم۔ جس نے بھی کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

مجھے قوی امید ہے کہ اتنی بات قارئین کے لئے کافی اور اطمینان بخش ہے۔

واللہ ولی التوفیق، صلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

سعودی عرب
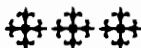
داڑھی منڈانے کی حرمت پر شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم کا رسالہ تحریم حلق اللحیٰ کا خلاصہ

امام بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح اور ان کے علاوہ ائمہ کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خالفوا المشركين ووفروا اللحى واحفوا الشوارب. (متفق عليه)
مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی چھوڑو اور مونچھ کترو،

نیز امام بخاری و مسلم نے انھیں سے دوسری روایت نقل کیا ہے۔

احفوا الشوارب واعفوا اللحى. (متفق عليه)
مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو باقی رکھو۔

اور ایک روایت میں ہے۔

انهكوا الشوارب واعفوا اللحى. (بخاری ۱۰/۳۱۵)
مونچھوں کو کم کرو اور داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔

اور ٹھڈی و رخسار پر جمنے والے بال کا نام داڑھی ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے کہا، "وفروا" میں فا تشدید کے ساتھ توفیر سے ہے۔ جس کے معنی باقی رکھنے کے یعنی اس کو چھوڑ دینے کے ہیں۔

اور "اعفاء اللحیۃ" کے معنی بھی اس کے حال پر چھوڑ دینے کے ہیں۔

اور مشرکین کی مخالفت کی تفصیل و توضیح حضرت ابوھریرۃؓ کی حدیث سے ہوتی ہے۔

إن أهل الشرك	کفار و مشرکین اپنی مونچھوں
يعفون شواربهم	کو چھوڑتے ہیں۔ اور داڑھیوں کو
ويحفون لحاهم	کترتے ہیں۔ تو تم لوگ ان کی
فخالفوهم فاعفوا اللحى	مخالفت کرو۔ داڑھیوں کو چھوڑ دو
واحفوا الشوارب	اور مونچھوں کو کترو۔

بزار نے اس حدیث کو سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

امام مسلمؒ نے انھیں سے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ اس لیے کہ یہ لوگ اپنی داڑھیوں کو کم کرتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مجوس کا ذکر کر کے فرمایا کہ:

انهم يوفرون	وہ اپنے سبال کو چھوڑتے
سبالهم ويحلقون	ہیں۔ اور اپنی داڑھیوں کو مونڈتے
لحاهم فخالفوهم.	ہیں۔ تو تم لوگ اس عمل میں انکی

مخالفت کرو۔

تو آپ اپنی سبال کو کترتے تھے۔

امام ابن حبان نے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من فطرة الإسلام أخذ الشارب وإعفاء اللحى فان المجوس تعفي شواربها وتحفي لحاها فخالفوهم خذوا شواربكم واعفوا لحاكم.

(ابن حبان)

فطرت اسلام میں سے مونچھ کا کترنا اور داڑھی کا چھوڑنا ہے کیونکہ مجوس اپنی مونچھوں کو چھوڑتے اور داڑھی کترتے ہیں تو تم اُن کی مخالفت کرو۔ اور اپنی مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو اپنے حال پر باقی رکھو۔

صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

أمرنا بأحفاء الشوارب واعفاء اللحية.

مونچھوں کو کترنے اور داڑھی کے چھوڑنے کا ہم کو حکم دیا۔

انہیں سے دوسری روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جزوا الشوارب وارخوا اللحى

مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

"جزوا" کے معنی "قصوا" کے ہیں، "ارخوا" کے معنی "اطیلو" کے ہیں اور بعض لوگوں نے "ارخوا" کے بجائے "ارجوا" یعنی "اترکوا" روایت کیا ہے۔ اور لفظ "قصوا" کی روایت "احفا" کی روایت کے منافی نہیں ہے کیونکہ احفا کی روایت صحیحین کی ہے۔ جو مقصود کو متعین کرتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ "اوفوا اللحی" بھی آیا ہے یعنی مکمل طور پر داڑھی کو چھوڑ دو۔ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے۔ اور امام قرطبیؒ کے نزدیک داڑھی کا مونڈنا، اکھاڑنا اور کاٹنا سب ناجائز ہے۔ علامہ محمد بن حزمؒ نے اجماع بتایا کہ مونچھ کا کاٹنا اور داڑھی کا چھوڑنا فرض ہے۔ اور ان کا استدلال حضرت ابن عمرؓ کی حدیث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واعفوا اللحی. (متفق علیہ)

مشرکین کی مخالفت کرو، یعنی مونچھوں کو کتروا ڈالو اور داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

اور انکا استدلال زید بن ارقمؓ کی حدیث سے بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

من لم یأخذ شاربه فلیس منا. (ترمذی ۵/۹۳)

جس نے اپنی مونچھ کو نہیں کترا وہ ہم میں سے نہیں۔

امام ترمذی نے جس کو صحیح بتلایا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے دلائل سے بھی فرضیت پر اجماع نقل کیا ہے۔ "فروع" میں بیان کیا ہے یہ صیغہ ہمارے اصحاب کے نزدیک تحریم کا مقتضی ہوتا ہے۔ اور "اقناع" میں کہا کہ حلق کرانا حرام ہے۔ امام طبرانیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

من مثل بالشعر ليس له عند الله خلاق.	جس نے اپنے بال کا مثلہ کیا اس کے لئے اللہ کے پاس کوئی حصّہ نہیں ہے

امام زمخشریؒ نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ داڑھی کے بال اکھاڑے یا مونڈا دے رخسار سے یا اسکو کالے سے بدل ڈالے۔

اور "نہایہ" میں کہا ہے بال کا مثلہ اس طرح کرے کہ اس کو رخسار سے حلق کر ڈالے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسکو اکھاڑ دے یا کالے سے بدل دے۔

امام احمدؒ نے حضرت ابوھریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اعفوا اللحى وجزوا الشوارب ولاتشبهوا باليهود	داڑھی کو چھوڑو اور مونچھوں کو کترو اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت

والنصاری.	اختیار مت کرو۔

اور بزارؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

لاتشبهوا بالأعاجم، واعفوا اللحی.	عجمیوں کی تشبیہ اختیار مت کیا کرو داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو

ابوداؤد نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من تشبه بقوم فهو منهم. (ابوداود ٤/٣١٤)	جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کر لی تو اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

انہوں نے ہی متصلاً اپنے دادا سے روایت کیا ہے،

ليس منا من تشبه بغيرنا ما لاتشبهوا باليهود والنصاری.	وہ شخص ہماری جماعت میں سے نہیں ہے جس نے ہماری غیر جماعت کی مشابہت اختیار کی۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار مت کرو۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے۔ کہ شریعت مطہرہ کے نزدیک انکی مخالفت ایک امر مقصود ہے۔ اور امر واقعہ ہے۔

کہ ظاہری مشابہت باطن کے اندر محبت وعزت اور موالات پیدا کر دیتی ہے جیساکہ اندرونی محبت ظاہری مشابہت کے امکان کو جنم دیتی ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس پر تجربہ اور حس گواہی دیتا ہے۔ اور شیخ نے یہ بھی فرمایا کہ غیروں کی مشابہت اپنی شریعت کے علاوہ باتوں میں اختیار کرنے میں یہ ہوگا کہ اگر اس کے بعض حصوں میں تحریم موجود ہے تو وہ ضرور کبائر تک پہونچا دے گی اور کبھی کفر تک بھی پہونچ جائے گی اور یہ ادلہ شرعیہ کے مطابق ہے۔ اور شیخ نے فرمایا کہ کتاب، سنت اور اجماع نے کفار کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا۔ اور بتلایا کہ جو چیز کسی غیر منضبط پوشیدہ فساد کے ظہور کا مظنہ ہو۔ تو اس پر حکم مرتب ہو جائے گا اور تحریم بھی دائر ہو جائے گی تو چونکہ ان کی ظاہری مشابہت ان کے اخلاق شنیعہ اور افعال مذمومہ کی مشابہت اختیار کرنے کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ بلکہ ان کے نفس عقائد کے مشابہت کا امکان بھی ہو سکتا ہے اور اس کی اثر آفرینی کوئی منضبط شئی نہیں ہے اور اس مشابہت سے حاصل شدہ فساد کبھی ظاہر نہیں ہوتا ہے اور کبھی اس مشابہت کا زوال اور ختم کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

تو شریعت مطہرہ ہر اس چیز کو جو کسی فساد بننے کا سبب ہو اسکو حرام قرار دیتی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من تشبه بهم حتى يموت حشر معهم.	جس نے انکی مشابہت اختیار کی پھر مرگیا تو اس کا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا۔

امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى فان تسليم اليهود الإشارة بالأصابع وتسليم النصارى الإشارة بالأكف. (ترمذی ٥/٥٧)	ہم میں سے وہ نہیں جس نے ہمارے غیر کی مشابہت اختیار کی اور تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت مت اختیار کرو کیونکہ یہود کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہوتا ہے۔ اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کے اشارہ سے ہوتا ہے۔

طبرانیؒ نے اتنا اضافہ کیا ہے۔

ولا تقصوا النواصي واحفوا الشوارب واعفوا اللحى	یعنی پیشانیوں کو مت کٹاؤ مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔

حضرت عمرؓ کی شرطوں میں اہل ذمہ پر یہ بات بھی مذکور تھی کہ وہ

اپنے اگلے سروں کو منڈا لیا کریں تا کہ مسلمانوں سے ایک فرق قائم رہے تو اگر کوئی مسلمان یہ عمل اختیار کرے گا تو اس نے انکی تشبیہ اختیار کی۔

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے روکا ہے اور "قزع کی تعریف یہ ہے کہ سر کے کچھ کو تو حلق کرایا جائے اور کچھ کو چھوڑ دیا جائے۔

حضرت ابن عمرؓ سے سر کے سلسلے میں مروی ہے۔

احلقه كله أو دعه كله (رواه أبوداود) — سر کے سارے حصہ کو بنالو یا سارے کو چھوڑ دو۔

اور گدی کے حصہ کا حلق کرانا اسکے لئے جائز نہیں جو سارے سر کا حلق نہ کرائے، اور نہ ہی اسکو اسکی ضرورت ہو۔ اس لئے کہ یہ مجوسیوں کا عمل ہے۔ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

علامہ ابن عساکرؒ نے اپنی کتاب میں حضرت عمرؓ کی روایت نقل کیا ہے۔

حلق قفا مجوسی حجامت میں سے ہے

نیز اللہ تعالیٰ غیروں کی خواہشات اپنانے سے روکا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعُوٓا أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا — ایسی قوم کی خواہشات پرست چلو جو اس سے پہلے گمراہ ہو چکے ہیں۔

وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ. (المائدة: ٧٧)	اور بہتوں کو گمراہ کر دیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ. (البقرة: ١٤٥)	اگر آپ نے ان کی خواہشات نفس کی اتباع کی بعد اس کے علم آپ تک پہونچ چکا ہے۔ تو یقیناً آپ ظالموں میں سے ہوں گے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ ان کی اتباع ان باتوں میں کرنا جو ان کے دین اور توابع دین کے ساتھ مختص ہے تو حقیقت میں انکی خواہشات نفس کی پیروی کرنی ہے۔

ابن شیبہؒ نے روایت کیا ہے کہ ایک مجوسی آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ کہ اس کی داڑھی مونڈی ہوئی تھی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا "ماہذا" یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ ہمارے دین میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن ہمارے دین میں یہ ہے۔ کہ ہم مونچھیں کتروائیں اور داڑھی چھوڑ رکھیں۔

حارث بن اسامہؒ نے یحییٰ بن کثیر سے تخریج کی ہے۔ کہ ایک عجمی شخص مسجد میں داخل ہوا کہ اس کی مونچھیں خوب بڑھی ہوئی تھیں اور

داڑھی کتری ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا چیز ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میرے رب نے اس کا مجھے حکم دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں اپنی داڑھی کو چھوڑ دوں اور مونچھ کو کتر دوں۔

ابن جریرؒ نے زید بن حبیب سے کسریٰ کے دو قاصدوں کے واقعہ کو روایت کیا ہے۔ کہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان دونوں کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں خوب بڑھی ہوئی تھیں آپ نے ایک ناگوار نگاہ سے دیکھکر فرمایا: "تم دونوں کی بربادی ہو، کس نے تم کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ دونوں نے کہا میرے رب نے، مراد کسریٰ تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا رب تو مجھ کو داڑھی بڑھانے اور مونچھ کٹوانے کا حکم دیا ہے۔

امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں حضرت جابرؓ کی روایت کو نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے

امام ترمذیؒ نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے۔ "کثیف اللحیۃ" آپ کی داڑھی گھنی تھی۔

اور دوسری روایت میں "عظیم اللحیۃ" آیا ہے یعنی آپ کی ریش

مبارک بڑی تھی۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ کی داڑھی ہر طرف سے بھری ہوئی تھی، اپنے ہاتھ کو اپنے (عارض) رخسار پر پھیرتے رہتے۔

بعض اہل علم نے حضرت ابن عمرؓ کے عمل کی وجہ سے داڑھی کے ایک مشت سے زائد ہونے پر اسے کاٹنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن اکثر علماء اسے مکروہ کہتے ہیں۔ یہ مذکورہ بالا دلائل سے واضح ہو چکا ہے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ زیادہ مناسب ہے۔ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اور ذرا بھی اسکو کم نہ کیا جائے۔

خطیب نے ابو سعیدؓ کی روایت کی تخریج کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لا یاخذ احدکم من طول لحیته۔ — تم میں سے کوئی بھی اپنی داڑھی کی لمبائی میں سے نہ کاٹے۔

"درمختار" میں کہا ہے کہ داڑھی کو ایک مُشت سے کم میں کاٹنا جیسا کہ بعض مغاربہ، اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں۔ تو اس کو کسی نے بھی جائز قرار نہیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوْا — تم کو رسول کی پیروی (کرنی) بہتر ہے۔ (یعنی) اس شخص کو جسے

اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ.	اللہ (سے ملنے) اور روزِ قیامت
(سورۃ الأحزاب: ٢١)	(کے آنے) کی امید ہو۔
وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ	اور رسول اللہ جو کچھ دیا کریں
فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ	وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو
فَانْتَهُوْا۔ (الحشر: ٧)	روکیں تم رک جایا کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اے ایمان والو! اللہ کا کہنا مانو
وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ	اور اس کے رسول کا اور اس کا کہنا
تَسْمَعُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا	ماننے سے روگردانی مت کرو، اور
كَالَّذِيْنَ قَالُوْا	تم (اعتقاد) سے سن تو لیتے ہو اور
سَمِعْنَا وَهُمْ	تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جو
لَا يَسْمَعُوْنَ.	دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم نے سن
(سورۃ الأنفال: ٢٠-٢١)	لیا حالانکہ وہ سن سناتے کچھ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ	جو لوگ اللہ کے حکم کی (جو
يُخَالِفُوْنَ عَنْ	بواسطہ رسول کے پہنچا ہے) مخالفت
اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ	کرتے ہیں انکو اس سے ڈرنا

فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.
(سورة النور:٦٣)

چاہیے کہ ان پر کوئی آفت نہ آن پڑے یا ان پر (آخرت میں) کوئی دردناک عذاب (نہ) نازل ہو جائے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا.
(سورة النساء : ١١٥)

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا تھا۔ اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہو لیا تو ہم اسکو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اسکو جہنم میں داخل کر دیں گے اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے مردوں کو داڑھی کے ذریعہ زینت وخوبصورتی بخشی ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ فرشتوں کی تسبیح میں سے ہے۔

سبحان من زين الرجال باللحى.

پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے مزین کیا ہے

"تمہید" میں ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے، چنانچہ یہ فعل ہجڑے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا نہیں کرتا ہے۔ داڑھی مردوں کیلئے باعث

زینت وجمال ہے اور عام فطرت میں سے ہے ۔ داڑھی کے ذریعہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اسکو عورتوں سے ممیز و ممتاز کیا ہے ۔ چنانچہ یہ اس کے علامات کمال میں سے ہے ۔ داڑھی کو شروع شروع میں آنے کے وقت اکھاڑنا امرد کے مشابہ ہے اور اس کا یہ عمل بُرا فعل ہے ۔ اسی طرح اس کو حلق کرانا یا کاٹنا یا بال صفا کے ذریعہ ختم کر دینا بہت بڑا گناہ ہے ۔ ایک کھُلی معصیت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے ۔ اور شریعت کی منع شدہ امور کا ارتکاب کرنا ہے ۔ امام غزالیؒ نے اپنی " احیاء علوم الدین " میں ذکر کیا ہے ۔ کہ فنیکین کا اکھاڑنا بدعت ہے ۔ اور وہ عنفقہ کے دونوں جانب ہوتا ہے ۔

امام غزالیؒ نے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک ایسے شخص نے گواہی دی جو اپنے فنیکین کو اکھاڑتا تھا تو آپ نے اس کی گواہی کو رد فرمایا ۔ اسی طرح حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن ابی لیلیٰ (قاضی المدینہ) اس آدمی کی شہادت کو رد فرما دیتے جو اپنی داڑھی کو نوچتا تھا ۔

امام ابو شامہ نے کہا ہے کہ اس وقت ایک ایسی قوم وجود میں آگئی ہے جو اپنی داڑھیوں کو منڈاتی ہے مجوسیوں کے داڑھی کے کترولنے کے عمل سے بھی زیادہ بُرا اور خراب عمل ہے اور یہ واقعہ شیخ کے زمانہ کا ہے اگر

اس وقت کے لوگوں کا عمل دیکھتے تو ان کا کیا حال ہوتا اور کیسی کیفیت ہوتی۔

وما ھم قاتلھم اللہ انکو کیا ہوگیا ہے۔ اللہ انکو برباد

أنی یوفکون؟ کرے کہاں بھٹکائے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کے رسول کے نقش قدم پہ چلیں اور اس کی اقتدا کریں۔ لیکن افسوس انہوں نے اس کی مخالفت کی نافرمانیوں کا ارتکاب کیا ،اس کے برعکس انھوں نے مجوسیوں اور کفار کی اقتدا واطاعت کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ اللہ نے انکو حکم دیا کہ اپنے رسول کی اطاعت کریں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعفوا اللحی" "اوفوا اللحی" "ارخوا اللحی" "ارجوا اللحی" "وفروا اللحی" ۵ یعنی ان تمام الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم اپنی داڑھیوں کو بڑھاؤ اس کے حال پر چھوڑ دو۔ مگر لوگوں نے آپ کے قول کی نافرمانی کی۔ داڑھی منڈانیکی طرف سبقت کی ، آپ نے ان کو ان کے مونچھوں کے بارے میں حکم دیا۔ کہ وہ اسکو کترائیں لیکن انہوں نے نافرمانی کی۔ اور اسکو بڑھایا انہوں نے معاملہ کو بالکل برعکس کر دیا اللہ تعالیٰ جس بات کو ان کے لئے باعث جمال وحسن بنایا تھا۔ اس کو بدل کر اور خراب کر کے انھوں نے اللہ کی صریح نافرمانی کی۔ حالانکہ داڑھی ابن آدم کے لئے ایک باعث شرف اور عمدہ چیز ہے۔

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوٓءُ عَمَلِهِ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ. (سورة فاطر: ٨)	تو کیا ایسا شخص جسکو اسکا عمل بد اچھا کرکے دیکھایا گیا پھر وہ اسکو اچھا سمجھنے لگا۔ سو اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔
اللهم أنا نعوذبك من عمى القلوب ورين الذنوب ودين الدنيا وعذاب الآخرة.	اے اللہ ہم نے آپ کے دلوں کے اندھے پن اور گناہوں کے زنگ اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ چاہتے ہیں۔
إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ، وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (الأنفال: ٢٢-٢٣)	بے شک بدترین خلائق اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو بہرے ہیں، گونگے ہیں، جو ذرا نہیں سمجھتے اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی خوبی دیکھتے تو ان کو سننے کی توفیق دیتے اور اگر ان کو سنا دیں۔ تو ضرور رو گردانی کرینگے بے رخی کرتے ہوئے

مجھے امید ہے کہ اتنی گذارشات کافی ہونگی۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم"

داڑھی کے بارے میں علامہ محمد عبدالرحمٰن المبارکپوریؒ کا فتوی

س۔ ماقولکم رحمۃ اللہ اس سوال میں کہ داڑھی کا بقدر ایک قبضہ کے رکھنا واجب ہے یا مستحب ہے یا مباح اور قبضہ سے کم رکھنا یعنی خشخاشی مثل پائے مورچہ رکھنا یا منڈوانا حرام ہے یا نہیں اور دراز رکھنا مونچھوں کا درست ہے یا نہیں، مدلل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب دو۔ اور جو لوگ اس عمل کو کچھ گناہ نہیں جانتے اور اس پر مصر ہیں۔ بلکہ جن کی داڑھی مونچھیں موافق سنت کے ہیں انکو حقیر اور ذلیل جانتے ہیں۔ اور یہاں تک کہتے ہیں کہ لمبی داڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں اور جو ان کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اس میں حقارت سنت نبویہ کی لازم آتی ہے تو زیادہ مذمت بڑی داڑھی والوں کی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ترک سلام کلام کرنا ضروری ہے یا نہیں، **بینوا توجروا** ۔

ج۔ واضح ہو کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے جو ثابت ہے۔ وہ یہی ہے کہ داڑھی کو بالکلیہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور اس کے طول وعرض سے کچھ تعرض نہیں کرنا چاہیئے۔ اور کسی حدیث صحیح مرفوع سے داڑھی کا ترشوانا، اور بقدر ایک قبضہ کے رکھنا ثابت نہیں۔ اور جامع ترمذی میں جو یہ حدیث

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے عرض وطول سے کچھ لیتے تھے۔ سو یہ حدیث ضعیف ہے، حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔

إن النبی صلی اللہ علیہ وسلم	نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داڑھی
کان یأخذ من لحیته من	کے طول وعرض میں بال کٹوایا کرتے
عرضها وطولها. (البخاری)	تھے۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی عمر بن ہارون ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان کی یہی ایک حدیث منکر ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے کہا کہ ایک جماعت نے عمر بن ہارون کو مطلقاً ضعیف قرار دیا ہاں حضرت ابن عمرؓ سے بسند صحیح ثابت ہے۔ کہ وہ حج اور عمرہ میں اپنی داڑھی کو ترشواتے اور بقدر ایک قبضہ کے رکھتے تھے۔

صحیح بخاری میں ہے۔

وکان ابن عمر	حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ
إذا حج أو اعتمر	کرتے۔ تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے
قبض علی لحیته	پکڑتے اور مٹھی سے جو داڑھی
فما فضل أخذه.	بڑھتی اس کو لے لیتے۔

حافظ ابن حجرؒ اس اثر کے تحت میں لکھتے ہیں کہ یعنی ظاہر بات یہ

ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کا داڑھی کو ترشوانا، اور بقدر ایک مشت کے رکھنا حج اور عمرہ کے ساتھ خاص نہیں تھا بلکہ وہ داڑھی کے بڑھانے کے حکم کو اس حالت پر محمول کرتے تھے کہ داڑھی طول وعرض میں زیادہ بڑھ کر صورت کو بھدی اور بدنما نہ کر دے، اس واسطے کہ طبری نے کہا ہے کہ ایک قوم ظاہر حدیث کی طرف گئی ہے۔ اور داڑھی کے طول وعرض سے کچھ لینے کو مکروہ سمجھتی ہے۔ اور ایک قوم نے یہ کہا ہے۔ کہ جب داڑھی ایک مشت سے بڑھ جاوے تو زائد لے لینا چاہیئے۔ پھر طبری نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ ابن عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔ اور عمرؓ نے ایک مرد کے ساتھ ایسا کیا ہے اور ابوھریرہؓ نے ایسا کیا ہے

س۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شاربین کو حلق کرانا یا کھڑوانا و کہذا اشعر ہائے خدین کو حلق و نتف کرانا جائز ہے یا نہیں۔

ج۔ شاربین کو حلق کرانا، اور جڑ سے بالکلیہ ترشوانا جائز ہے اور شعر ہائے خدین کو حلق و نتف کرانا جائز نہیں۔ شاربین کا حلق کرانا، یا جڑ سے بالکلیہ ترشوانا اس وجہ سے جائز ہے۔ کہ احادیث سے ثابت ہے صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خالفوا المشرکین

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مشرکین کی مخالفت کرو

أوفـــــروا اللحـــــى واحفـــوا الشـــوارب.
داڑھیوں کو بڑھاؤ اور لب کے بالوں کو جڑ سے تراشو،

اور دوسری روایت میں ہے کہ:۔

انهكوا الشوارب واعفوا اللحى.
مونچھوں کو کترو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

اور نسائی کی روایت میں لفظ حلق واقع ہوا ہے۔ جس سے لب کے بالوں کا منڈانا ثابت ہوتا ہے۔

قال الحافظ ابن حجر في الفتح ورد الخبر بلفظ الحلق وهي رواية النسائي عن محمد بن عبدالله بن يزيد عن سفيان بن عيينة بسند هذا الباب إلى ان قال نعم وقع الأمر بما يشعر بأن رواية الحلق محفوظة كحديث العلاء عند مسلم بلفظ جزوا الشوارب وحديث ابن عمر بلفظ انهكوا الشوارب فكل هذه الألفاظ تدل على أن المطلوب المبالغة في الإزالة كان الجز قص الشعر والصوف إلى أن يبلغ الجلد،

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں کہا ہے کہ مونچھیں منڈوانے کی حدیث محفوظ ہے نسائی نے کہا ہے کہ منڈوانے کی حدیث محفوظ ہے جیسے علاؑ کی حدیث جسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس میں لفظ "جزوا الشوارب" کے ہیں۔ اور ابن عمر کی حدیث میں "اعفوا الشوارب" کے ہیں۔ اور ایک روایت میں "انهكوا الشوارب" ہے۔ ان تمام الفاظ کا مدعٰی یہ ہے کہ مونچھوں کو اچھی طرح کاٹا جائے جز

والإحفاء الإستقصاء، قال أبوعبيد الهروى: معناه الزقوا الجز بالبشرة والنهك المبالغة فى إزالة. انتهى ملخصا.

کا معنی ہے کہ بھیڑ بکری کے بال اتنے کاٹے جائیں، کہ چمڑا صاف نظر آنے لگے۔

انہیں روایات کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اصحاب اور بہت سے علماء کے نزدیک مختار یہ ہے کہ لب کے بال جڑ سے بالکلیہ نہ تراشے جائیں بلکہ اس قدر تراشے جاویں کہ لب کا کنارہ ظاہر ہو جائے۔ اور اسی طرح امام مالکؒ نے بھی موطا میں فرمایا ہے۔

يؤخذ من الشارب حتى يبدوا اطراف الشفة.

یعنی لب کے بال یہاں تک لئے جائیں کہ لب کا کنارہ ظاہر ہو جائے

ان لوگوں کی دلیل صحیحین کی یہ حدیث ہے۔

عن أبى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الفطرة خمس الختان والإستحداد وقص الشوارب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ چیزیں انسانی فطرت میں ہیں، ختنہ کرنا، استرے کا استعمال اور لبوں کا کٹانا۔

اور ابوداؤد کی یہ حدیث ہے۔ جو مغیرہ بن شعبہؓ سے بایں لفظ مروی ہے۔

ضفت النبى صلى الله عليه وسلم

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ

وكان شاربي وفي فقصه على سواك.	نے مسواک اوپر رکھ کر ان کو کاٹ دیا۔

اور بزار کی یہ حدیث جو حضرت عائشہؓ سے بایں لفظ مروی ہے۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم أبصر رجلا وشاربه طويل. فقال ائتوني بمقص وسواك فجعل السواك على طرفه ثم أخذ ما جاوزه.	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا اس کی مونچھیں بڑی لمبی تھیں۔ آپ نے فرمایا مجھے قینچی اور مسواک لا دو۔ آپ نے مونچھوں پر مسواک رکھ کر ان کو کاٹ دیا۔

اور ترمذی کی یہ حدیث جو ابن عباسؓ سے بایں لفظ مروی ہے کہ

كان النبي صلى الله عليه وسلم يقص شاربه.	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کٹوایا کرتے تھے۔

الحاصل لب کے بال کے ازالہ کے بارے میں حدیثیں آئی ہیں بعض احادیث سے امام ابو حنیفہؒ وغیرہ اہل علم کا مذہب ثابت ہوتا ہے، اور بعض سے شافعیہ و امام مالکؒ کے مذہب کا ثبوت ہوتا ہے۔ علامہ طبری لکھتے ہیں۔ کہ احادیث سے دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں اور ان احادیث میں کچھ تعارض نہیں ہے اس واسطے کہ لفظ "قص" دلالت کرتا ہے۔ اخذ بعض پر اور لفظ "احفاء" دلالت کرتا ہے۔ اخذ کل پر اور یہ دونوں امر

ثابت ہیں پس جو چاہے اختیار کرے

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں علامہ طبریؒ کے اس قول کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔ کہ احادیث مرفوعہ سے دونوں امر ثابت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور شعرہائے خدین کو حلق و نتف کرانا اس وجہ سے جائز نہیں ہے۔ کہ خدین پر جو بال ہوتے ہیں۔ وہ داڑھی میں داخل ہیں اور داڑھی کا حلق و نتف کرانا ناجائز نہیں ہے۔

حافظ ابن حجرؒ لفظ "وفروا اللحیٰ" کی شرح میں لکھتے ہیں۔

اللحی بکسر اللام وحکی ضمها وبالقصر والمد جمع لحية بكسر اللام فقط وهى اسم لما نبت على الخدين والذقن انتهى. وا لله أعلم.

كتبه: محمد عبدالرحمن المباركفورى عفا ا لله عنه.

ختم شد

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

₹ 45/-